ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب

الحمد للہ کہ دریں زمان سعادت اقتران نام کتاب مستطاب

شعائر اللہ

فی

اثبات فضائل شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مولفہ فضیلت پناہ کرامت دستگاہ عالیجناب مولانا محمد سلامت اللہ صاحب سلمہ الواہب

حسب الحکم

عالیجناب شیخ الاسلام والمسلمین عمدۃ الحجاج مولانا و مقتدانا مولوی حافظ محمد انوار اللہ صاحب دام فیضہ

باہتمام

مولانا ابو الدرجات مولوی حافظ محمد ولی الدین صاحب فاروقی مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم

در عثمان پریس عبد الحی واقع حیدرآباد دکن بہ زیور طبع رسید

اعلان

دفتر اشاعۃ العلوم حیدرآباد میں بغرض افادت قومی کتب دینیہ طبع و شایع ہو رہے ہیں چنانچہ کتب مندرجہ نقشۂ ذیل اصلی لاگت پر دفتر مجلس اشاعۃ العلوم واقع شبلی گنج اندرون مدرسہ نظامیہ حیدرآباد میں ملتے ہیں۔ اور کتب خانہ دائرۃ المعارف واقع چھتہ بازار میں بھی کتب مذکورہ موجود ہیں۔ جن علم دوست حضرات کو منظور ہو ہر دو جگہ سے خرید فرما سکتے ہیں۔

فہرست کتب طبع شدہ مجلس اشاعۃ العلوم مع تعداد صفحات و قیمت بابت ۱۳۲۴ ف

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	فن	تعداد صفحات	قیمت	کیفیت
۱	خدا کی قدرت نظم اردو	حضرت مولوی محمد انوار اللہ صاحب دامت برکاتہم مدظلہ العالی۔	استمداد اولیاء اللہ	(۴۰)	۴ پائی	مولوی خرم علی صاحب کے اشعار کی توجیہ نسبت استمداد اولیاء اللہ۔
۲	مقاصد الاسلام حصہ پنجم اردو	ایضاً	اخلاق	(۱۷۶)	۵ روپیہ	فقر و فقیری و تصوف و خلافت و خرقہ و مزار کا ثبوت۔
۳	انوار الودود فی مسئلۃ وحدۃ الوجود اردو۔	ایضاً	تصوف	(۱۰)	۶ پیسہ	وحدۃ الوجود کا دلائل عقلیہ سے ثبوت۔
۴	مکارم الحفظہ اردو	مولوی حفیظ اللہ خان صاحب	فضیلت حفظ قرآن	(۸۴)	۳ روپیہ	حفظ قرآن کے متعلق عمدہ حکایات و لطائف و فضائل حفاظ
۵	انباہ الاذکیا فی حیاۃ الانبیا	امام جلال الدین سیوطی مترجمہ مولوی حفیظ اللہ خان صاحب	حیات انبیا	(۴۳)	۲ روپیہ	پیغمبروں کی زندگی کا ثبوت
۶	حکمت بالغہ جلد اول	مولوی احمد کرم صاحب چریا کوٹی۔	علم کلام	(۲۸۰)	[illegible]	قرآن کلام الٰہی ہونے کا ثبوت اور علم الیقین کے پیدا ہونے سے جواب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك فى الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا واصلي واسلم على من ارسل رحمة للعالمين خاتم النبيين شاهدا لما كان فى الازل ومشاهدا لما يكون الى الابد ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا جعله مباركا اينما كان ونورا بل جملة اجزائه وفضلاته طاهرة ومباركة وطهورا وبسمعه سميعا وببصره بصيرا فليس كمثله شيء ولن يكون وكان بعلم الله عليما وبقدرته على كل شيء قديرا فمن استخف بشانه العلي العظيم بتنقيص جزء من اجزائه ولو شعرا من اشعاره شعيرا او نقص ماينسب اليه ويعرف به وصغره تصغيرا كما هو ديدن الفرقة المارقة من الدين نقيرا وقطميرا فقد اتى بامر اعظم الكبائر واشد المنكرات نكيرا بل استحق ان يكفر تكفيرا لانه قد بدت العداوة والبغضاء من افواههم وما تخفي صدورهم اكبر توفيرا وصارو امصاديق ان يقال لهم لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم وارتكبتم كبيرا وصلى الله تعالى على حبيبه الجميل الاجمل الاجل الاكمل الاعظم

الاکرم الانور المنور تنویرا وعلی آلہ الذین طہرہم اللہ تطہیرا واصحابہ الذین آووہ ونصروہ معاونا وظہیرا وبارک وسلم تسلیما کثیرا ما دام متبرک باثارہ الکریمۃ ویشتاق المحب الیہا ویکون لہا نصیرا **امابعد** فیقول الفقیر الی حبیب الحبیب فقیرا زہیرا **محمد** المدعو **بسلامت اللہ** کان اللہ لہ ولوالدیہ فی الدنیا والاخرۃ ولایکلہ الی نفسہ طرفۃ عین فتدمرہ تدمیرا ان ہذہ دلائل بل وسائل قلائل الی ذکر الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم اذکر بہا اخواننا تذکیرا وانکل الاعداء واکہرہم تکہیرا۔

جاننا چاہئیے کہ موئے مبارک نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور اس کا تبرک اور موجب فیوض وبرکات وانوار ہونا ایسی چیز نہین ہے جسکا انکار کوئی ادنے عقل والا بہی کرسکے اگرچہ اسکی دلائل ہزار ون ہین مگر بنظر چند دلائل یہان ذکر کرتا ہون وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی و نعم الوکیل ۔

پہلی دلیل قال اللہ سبحانہ ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوے القلوب۔ شعائر جمع ہے شعیرہ کی اور شعیرہ کے معنی علامت ہین یعنے اللہ تعالے کی جو نشانیان ہین اُن کی تعظیم وہی کریگا جس کے دل مین تقوی اور اللہ تعالے کا ڈر ہو اگرچہ یہ آیت خاص بدنہ کے باب مین ہے مگر

موافق قاعدہ اصول العبرۃ بعموم اللفظ لا لخصوص السبب جملہ نشانیون اور اعلام دین اور علامات الہیہ کو شامل ہے اسیواسطے اس آیات سے اکابر نے اولیاء اللہ کی تعظیم کا قول کیا ہے کہ وجود انکا اعظم آیات الہیہ سے امت مین ہے اور جب یہ لفظ شعائر اللہ بعمومہ شامل ہوا جمیع نشانیون کو تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے موے مبارک کو بدرجۂ اولی شامل ہوگا پس اُسکی تعظیم جملہ تعظیم شعائر اللہ سے اور وہ بحکم آیت وشہادت آلہی دلیل ہے تقوی القلوب کی اور اللہ تعالے جسکے تقوے کی گواہی دے اُس کی قبولیت کا درجہ کیا پوچھنا۔ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ وَاِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ بس ہے اس سے معلوم ہوا کہ موئے مبارک کی تعظیم نکرنیوالا متقی نہین بلکہ فاسق و فاجر ہے اور خارج طاعۃ اللہ سے معاذ اللہ من ذالک

دوسری دلیل قَالَ لَھُمْ نَبِیُّھُمْ اِنَّ اٰیَۃَ مُلْکِہٖ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَبَقِیَّۃٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ ھٰرُوْنَ۔ الآیۃ تابوت عبارت ہے اُس صندوق سے جسمین تصویرین انبیاء علیہم السلام کی تھین جو حضرت آدم علیہ السلام سے موسی علیہ السلام تک پہنچی تھیں اور اسمین تورات کی بعض الواح اور حضرت موسے علیہ السلام کا عصا اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ تھا

جسکا موجب تسکین ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور اسمین کوئی شبہ نہین کہ موئے مبارک نبوی صلے اللہ علیہ وسلم عصائے موسیٰ اور عمامۂ ہارونی بلکہ تمام دیگر انبیاء سے تبرک اور تسکین مین بدرجہا بڑھکر ہے

تیسری دلیل صحابہ کرام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود موئے مبارک حلق فرماکر تقسیم کئے ہین اگر تبرک نہ ہوتا تو تقسیم کے کوئی معنی نہین و

ھذا الحدیث مسطور فی الصحاح و جمیع کتب السیر و سیاتی انشاء اللہ تعالی فانتظرہ

چوتھی دلیل حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو شب معراج کی صبح کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریش مبارک کے موئے مبارک عطا فرمائے

و قد رأینا سندہ مختوما لاکابر دمشق عند السید الجلیل محمد حبیب اللہ الدمشقی قد نزل فی ھذہ البلدۃ رامفور سنۃ اثنتین و الثلثین بعد الالف و الثلثمائۃ من الھجرۃ علی صاحبہا افضل الصلوۃ و السلام

پانچوین دلیل حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حضور نے چند موئے مبارک عطا فرمائے تھے اور حضرت خالد نے اُسکو اپنی ٹوپی مین سی رکھا تھا جس لڑائی مین وہ ٹوپی ہمراہ گئے اللہ تعالے نے برکت موئے مبارک انکو فتح دی قال الشیخ فی المدارج (بود چند موئے از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در کلاہ خالد بن الولید و حاضر نشد بانہا ہیچ قتالے را مگر انکہ دادہ شد نصرت انتہی)

چھٹی دلیل مدارج النبوۃ مین ہے **وصل** در کرامات و برکات آنحضرت

دیگر چیزے کہ لمس کردہ مباشرت کردہ آنرا در صحیح آمدہ کہ بیرون آورد اسماء بنت ابی بکر جبۂ طیالسہ را و گفت کہ این جبہ را پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ است وما می شوئیم آنرا برائے بیماران و شفا می جوئیم بآن انتہے اقول بدن مبارک سے مس ہونا لباس یا کسی چیز کا جب باعث برکت و شفائے بیمار ہے حالانکہ مس ولمس ایک وصف ہے جسم مبارک و دست مبارک کا اور وہ عرض وصفت ہے تو موئے مبارک کہ جوہر اور جزو بدن مبارک ہے کیونکر متبرک اور موجب شفائے قلب وجسم بیماران ظاہر و باطن نہ ہوگا۔

ساتوین دلیل نیز مدارج النبوہ مین ہے و بود کاسۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ آب می انداختند در آن و شفا می جستند بآن انتہی و تقریر الدلیل مامر

آٹھوین دلیل فیہ ایضاً آوردہ نمیشد نزد وے صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ یکے کہ دیوانگی و مس جن داشت مگر دست می زد در سینہ وے و میرفت آن مس و جنون و تقریر المدعی ما مضی

نوین دلیل ایضاً فی المدارج و پیدا شدن جودت و جلادت در اسپ ابی طلحہ ببرکت سواری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد ازان کہ بغایت تنگ گام بود و چنان شد کہ ہیچ اسپے مماشاۃ و محازاۃ نمی توانست کرد بوے

دسوین دلیل ایضاً پیدا شدن سرعت و سبکی در شتر جابر بعد از سستی و ماندگی بخلانیدن چوبے کہ در دست شریف بود تا آنکہ نہ توانست زمام اورا

نگہداشت وہمچنین سوار شدن حمار تنگ گام مر سعد بن عبادہ را و گردانیدن وے تند و تیز گام اسپ ترکی وہیچ دابہ نمی توانست بوے مسائرہ کرد۔

گیارھوین دلیل۔ وحضرت ابن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہ بر پشت اسپ نمی توانست نشست وآنحضرت بر سینہ وے زد پس گشت فارس ترین عرب وثابت ترین ایشان انتہے مدارج۔

بارھوین دلیل ایضاً واز انجملہ دادن اوست مر عکاشہ را شاخ درخت خرما در وقتے کہ بشکست شمشیر او و در بدر و گشتن آن در دست وے شمشیر جید آن وقتال کردن بدان ہمیشہ در مواقف ومشاہد تا وقتیکہ شہید شد در قتال اہل ردت ونام این سیف عون بود وہمچنین دادن وے برائے عبد اللہ بن جحش روز احد شاخ خرما و گشتن آن در دست وے شمشیر و دادن قتادہ بن نعمان را در شب تاریک شاخ خرما و روشن شدن آن در راہ۔

تیرھوین دلیل مفسرین نے لکھا ہے کہ والشمس وضحٰہا میں محبوب اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مکھڑے کی قسم ہے اور۔ واللیل اذا سجٰی حضرت حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی زلف مبارک کی قسم کھائی ہے حضرت حق سبحانہ نے پس جسطرح دست مبارک بوجہ ید اللہ فوق ایدیہم۔ کے موجب برکات مسطورہ ہوا اسی طرح موئے مبارک بوجہ قسم کھانے حق تعالے کے اس کی عظمت اور بزرگی آیت سے ثابت ہے۔

پس اسکے برکات مین شبہ بے عقلی ہے جو چیز اللہ تعالے کے نزدیک
اسقدر معظم و مکرم ہو کہ خود اسکی قسم کھائی تو اس کی مبارکی اور عظمت مین کیا
شک ہے تفسیر حسینی سورۂ والضحی مین ہے اشارت است بروشنی
روئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم و کنایت است از سیاہی موے وئے
بیت والضحے رمزے ہم از روے چو ماہ مصطفی است معنی واللیل
گیسوئے سیاہ مصطفے است۔ پس موئے مبارک لحیۂ مبارک کے والضحی
مین اور سر مبارک کے واللیل کی قسم مین داخل ہیں —
چودھوین دلیل۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی جگہ
اور تشریف آوری کی جگہ اور عبادت کی جگہ اور جس چیز سے دست
مبارک کا مس ثابت ہوا ان سب کی تعظیم و اکرام خود حضور اکرم صلے اللہ
علیہ وسلم کی تعظیم و اکرام ہے۔ پس موئے مبارک کی تعظیم و اکرام داخل
تعظیم و اکرام حضرت سید انام ہے۔ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
مدارج مین ہے (از جملۂ اعظام و اکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکبار
جمیع انچہ متعلق است بوے از مشاہد و اماکن و معابد و انچہ دست شریف
وے بدان رسیدہ و دیدہ شد ابن عمر کہ نہاد دست خود را بر جاے
نشستگاہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعد ازان نہاد دست را بر روی خود
خود و امام مالک سوار نمی شد در مدینہ مطہرہ بر دابّہ خود و گفت شرم میدارم

از خدا اکبی سیر کنم زینئے را کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دران خفتہ بسم
اسپ خود و نہادہ است آنحضرت صلعم پاے مبارک خود بر آن و بخشید
اسپان خود را کہ داشت ہمہ را بشافعی پس جواب دادہ باشند این جواب
انتھی اقول جب نشستگاہ و قدم گاہ کی تعظیم صحابہ و تابعین و اتباع تابعین
و مجتہدین و ائمہ دین سے ثابت ہوئی۔ کما فی الشفاء والمواہب والسیرۃ
للشامی والحلبی وغیرہا تفصیل ذالک تو موئے مبارک کا مرتبہ
تو قطعاً از زمین و خاک مذکور سے بڑھا ہوا ہے۔ کما لا یخفی علی من لہ
ادنےٰ مسکۃ بالفہم وحلاوۃ الایمان۔

پندرھوین دلیل۔ خود صحابۂ کرام سے تنصیص عظمت و برکت کی
بھی ثابت ہے بثبوت لا مرد لہ کیف وقد اتفق علیہ اصحاب
السیر والمغازی قال فی المدارج آوردہ اند کہ ابو محذورہ را رضی
اللہ عنہ موے پیشانی او دراز بود چنانکہ چون مے نشست و فرو می
گذاشت آن موہارا بر زمین میرسید گفتند چرا دراز میداری این موہارا
و نمی تراشی گفت نمی تراشم از ان جہت کہ وقتے دست شریف
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بآن رسیدہ۔ پس نگاہ میدارم آنہارا
تبرکاً انتہٰے جب ایک دفعہ کسی صحابی کے بال پر دست مبارک کا
مس کمنلمو جب اس کی مبارکی و تبرک کا ہو گیا صحابہ کے نزدیک تو خود

حضور کے موے مبارک کا کیا پوچھنا اور پھر اسپر کتنی مرتبہ دست
مبارک پڑے ہونگے اور پھر ہمارے واسطے کہ ہم صحابہ کرام سے
زیادہ محتاج ہین برکت اور تبرک حضور کے سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم۔

سولھوین (۱۶) دلیل نیز مدارج مین ہے ودر کلاہ خالد بن ولید موئی
چند بود از موہاسے شریف وے صلی اللہ علیہ وسلم تبرکا وافتاد
کلاہ وے در بعضے از جنگ گاہہا پس محکم بربست کلاہ را تا بازیفتد
ودر مانہ بران کشید کہ چند کس از مسلمان کشتہ شدند پس انکار کردند صحابہ
این فعل را بر خالد گفت نکردم این را بسبب کلاہ بلکہ بجہت موہاے
شریف کہ دران لبستہ بودنگاہ داشتہ ام تا ضائع نشود ودر دستہاے
مشرکان نیفتد وبرکات آن ازمن مسلوب نگردد انتہیٰ

سترھوین (۱۷) دلیل شواہد النبوت مین ہے زنے از یمامہ فرزندے
پیش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آورد کہ بر سر وے رعشے بود
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آب دہان مبارک خود بر سر انداخت آن
رعشہ نیک شد از نسل ان کودک آن علت ہرگز پیدا نیامد وہمان زن پسر
دیگر را بہمین علت پیش مسیلمہ کذاب برد آب دہان نامبارک خود را بر
سر وے انداخت سراو کل شد ودر نسل وے بماند انتہیٰ اور

مدارج النبوۃ میں ہے و ریخت آنحضرت از بقیہ آب وضوے خود در بیر قبا پس خشک نشد و کم نگشت آب او ہرگز و آب دہن شریف انداخت در چاہے کہ در دار انس بود پس نبود در مدینہ شیرین تر از وے آب و گذشت آنحضرت بہ آبے و پرسید کہ نام این چیست گفتند نام وی بیسانست و آب وے شور است فرمود نام وے نعمان است و آب وے خوش پس خوش گشت آب وے و انداخت آب دہن در دلوے از بیر و ریخت در آن و فائح گشت از وے بوے مشک انتہیٰ نیز اسمین ہے و در جنگ احد تیرے بچشم قتادہ بن النعمان رسید تا آنکہ افتاد بر رخسارہ وے پس رد کرد آنحضرت آنرا بجاے خود ش پس بہترین و تیز ترین دو چشم وے شد و شکست شمشیر عبد اللہ بن جحش پس داد آنحضرت او را شاخ درخت خرما پس گشت در دست وے شمشیر چنانکہ در بدر بعکاشہ دادہ بود سواے ان مذکورات کے ہزاروں برکات و معجزاتِ آب دہن مبارک اور دست مبارک کے کتب سیر مین مذکور ہیں اور معلوم ہے کہ آب دہن جملہ فضلات سے اور لمس دس صفات سے ہے جب انکے آثار کرامت و برکات استقدر ہین تو موے مبارک جو لحیہ مبارک یا سر مبارک کے جواہر مین انکے برکات مین تردد نشان محرومی ہے۔

(۱۸)
اٹھارہوین دلیل خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تقسیم فرمانا موے سر مبارک کو حجۃ الوداع مین صحابہ کرام کو اور صحابہ کرام کا دو سرونکو عطا فرمانا اس سے بڑھکر اسکی سند اور برکات کی دلیل اور کیا چاہیے - مدارج النبوۃ مین ہے - بعد ازان حلاق را طلبید کہ معمر بن عبد اللہ نام داشت و اشارت کرد بحلاقت کہ ابتدا بجانب راست کند و قسمت کرد موہا را بر اصحاب ہر یکے را یکتارہ موئے یا دو تارہ موے نصیب رسید و موہاے جانب چپ را ہمہ با بو طلحہ انصاری داد انتہی -

(۱۹)
انیسوین دلیل شواہد النبوۃ مصنفہ مولانا جامی قدس سرہ السامی مین ہے مندیلے کہ بر روے مبارک وے رسیدہ بود آتش بر آن کار نمی کرد جماعتے مہمان انس بن مالک رضی اللہ عنہ شدند براے ایشان طعام آورد چون فارغ شد کنیزک خود را آواز داد کہ فلان مندیل را بیار آن کنیزک مندیلے چرکین آورد انس وے را گفت در تنور آتش بر افروز آتش بر افروخت پس بفرمود تا آن مندیل را درمیان آتش انداختند بعد ازان بیرون آوردند چون شیر سفید شدہ بود و ہیچ نسوختہ پرسیدند از وے کہ این چیست فرمود کہ این مندیلے است کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روے مبارک خود پاک کردی ہرگاہ کہ چرکین

بشود دور آتش سے اندازہ ہم پاک بشود و نمی سوزد انتہی جب ممسوس دست مبارک کا یہ مرتبہ اور عزت وکرامت ہے اللہ تعالے کے نزدیک کہ اسکو دنیا کی آگ مین نہین جلاتا حرمت وکرامت حبیب کیوجہ سے تو موے مبارک حبیب کی اللہ تعالے کے نزدیک کیا کچھ حرمت وعزت وکرامت نہوگی پس اُسکے معظمین اور متبرکین جو شوق ومحبت حبیب سے اسکی زیارت کرنیوالے اور اسکے فیوض وبرکات وانوار حاصل کرنیوالے اور حق تعالے سے فیض وکرامت اور عزت پانیوالے ہیں نار دوزخ سے کیونکر نہ محفوظ رہینگے

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بیسوین (۲۰) دلیل نیز حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ناخنِ مبارک کو ترشوا کر صحابہ کرام کے درمیان تقسیم فرمایا ہے اور یہ تقسیم فرمانا نہین ہے مگر بوجہ تبرک کے اور اشارہ ہے طرف نشانی محبوب کے جو محب کو محبوب کی طرف سے عطا ہو پس اسیطرح موے مبارک کی تقسیم سمجھنا چاہیے اور اس کے تبرک ہونے مین کوئی شک وتردد نچاہیئے والمحروم محروم وبآخر ناخن انگشتان مبارک را تقلیم کرد وآن را نیز بر مردان قسمت کرد هکذا فی المدارج ٥

اُن کے ناخن پہ فدا جان کیجیے ۔۔۔ اور ہلال عید قربان کیجیے

(۲۱) اکیسوین دلیل بول مبارک سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک اور موجب شفائے ہر بیماری ہے جب بول کہ اخس ترین فضلات ہے اسمین یہ برکات ہیں تو موئے مبارک کی کیا کچھہ برکات نہ ہون گے اور کیونکر شفای باطن نہ ہوگی مدارج مین ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ در شفا گفتہ کہ بہ تحقیق رفتہ اند قومے از اہل علم بطہارت حدثین از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و این است قول بعضے اصحاب شافعی رح و ابا بول را مشاہدہ کردہ اند بسیارے و نوشیدہ است اور ام ایمن که خدمت میکرد آنحضرت را آوردہ اند کہ شبہا در تحت سریر آنحضرت قدحی می نہاد کہ در آن بول میکرد شبے در آن قدح بول کردہ بود چون صبح شد فرمود یا ام ایمن بریز انچہ در آن سفال است پس نیافتند در آن چیزے گفت ام ایمن واللہ تشنہ شدم و خوردم آنرا پس خندہ کرد آنحضرت و امر نکرد بغسل فم و نہی نکرد از عود و گفت درد نکند شکم تو ہرگز انتہی ۔

(۲۲) بائیسوین دلیل ایضاً فیہ و بار دیگر زنے بود کہ نام وے سبکہ بود نیز خدمت می کرد آنحضرت را پس بخورد بول را و فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحت یا ام یوسف بیمار نشوی ہرگز پس بیمار نشد آن زن ہرگز مگو ہمان بیماری کہ دران روز از عالم رفت ۔

(۲۳) تیسوین دلیل در بعضے روایات آمدہ است کہ مردے بول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم را خوردہ بود بس بوے خوش می دمید از وے و اولاد وے تا چند پشت انتہیٰ۔

(۲۴) چوبیسوین دلیل ایضاً در روایت است کہ مردم تبرک میکردند ببول و دم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اما بول مذکور شد احادیث آن۔

اقول جب ذات مبارک و مطہر کا بول و دم تبرک ہوا اُسکا موے مبارک اور شعر اطہر کا موجب برکت ہونا اس کے کوئی معنے نہین اور جب صحابہ کرام بول و دم سے برکت حاصل کرین اور خون و پیشاب کو تبرک گردانین تو ہم متبعین بدرجۂ اولیٰ موے مبارک کو تبرک گرداننا چاہیئے۔ لقد کان لکم فیہم اسوۃ حسنۃ۔

(۲۵) پچیسوین دلیل ایضاً فیہ و اما شرب دم نیز مکرر واقع شدہ است از صحابہ خوردن آن۔

(۲۶) چھبیسوین دلیل یکے حجامے حجامت کرد آنحضرت را پس بیرون برد خون را و فرو برد او را در شکم خود پرسد آنحضرت چہ کار کردی خون را گفت بیرون بردم تا پنہان کنم آنرا نخواستم کہ خون ترا بر زمین بریزم پس پنہان کردم آنرا در شکم خود فرمود بہ تحقیق حذر کردی فنگاہداشتی نفس خود را یعنے از امراض و بلا انتہیٰ۔

اقول جب خون سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کے نزدیک اتنا معظم ومکرم اور متبرک ہے کہ زمین مین ڈالنا اُسکا روا نہین رکھتے بلکہ اپنے سینہ کی تہ مین رکھتے ہین اور تبرک جانکر پی جاتے ہین اور اُسپر حضورؐ تقریر فرماتے ہین اور اُس سے منع نہین کرتے بلکہ اسکی برکات کا اسطرح اظہار فرماتے ہین کہ اس خون کی برکت سے جو تونے پی لیا اپنی جان کو تمام بلاؤن اور امراض سے محفوظ کر لیا اور تونے ہوشیاری اور دور اندیشی اور عقلمندی کی کہ میرے خون کی اسقدر عظمت کی اور اسکو تبرک سمجھا پس ہم دور افتادون کو موے مبارک کی کسقدر عظمت اور توقیر چاہئے بیحد شادمانی اور شکر کا محل ہے اسلئے کہ موی مبارک کی تقسیم گویا ہمارے ہی واسطے فرمائی گئی تھی اور صحابہ کرام کو گویا ہمارے ہی لئے یہ امانت سپرد کی گئی تھی چنانچہ اونہون نے وہ امانت ادا کی اور تابعین عظام اور اتباع تابعین کرام نے تا این کہ ہم تک ہماری امانت پہونچ گئی تو ہم اُسپر کیون نہ قربان ہون اور اسکی تعظیم و توقیر و تکریم کرین اور اپنے سرون پر رکھین اور اپنا فخر سمجھکر اُسپر ہر وقت نثار ہون اور اس نشانی سے محبوب اکرم کے ہمیشہ فیضیاب اور بہرہ ور ہون۔

ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔

ستائیسوین (۲۷) دلیل ۔ وآمدہ است کہ چون مجروح شد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

روز احد کہ جراحت اور ا مالک بن سنان پدر ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم تا پاک وسفید ساخت آنرا گفتند بنید از خون را از دہن گفت لا واللہ ہرگز نریزم خون آنحضرت را برخاک پس فرو برد آنرا پس فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر کہ خواہد کہ بنگرد بمردے از اہل بہشت بنگرد بسوئے این مرد انتہے ما فی المدارج۔

اقول جب خون مبارک کی عظمت اور اظہار محبت پر وعدہ بہشت ہے تو موے مبارک کی عظمت کرنیوالے اور اُس کی محبت وحرمت کرنیوالے ضرور مُبَشَّر بالجنۃ ہین اور منکرین اس سعادت وبشارت سے محروم ہین

انھائیسوین دلیل از عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما کہ حجامت کرد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روزے پس دادمرا خون را وگفت غائب کن این را در جائے کہ کس نہ بیند در ویس نوشیدم آنرا کہ پوشیدہ ترا زان مکانے نیافتم پس گفت آنحضرت وائے ترا از مردم ووائے مردم را از تو کنایت کرد از قوت ومردانگی وشجاعت وشہامت کہ اورا ازان حاصل شود باعث حرب وقتال با مردم شد ووے رضی اللہ عنہ بیعت نہ کرد بہ یزید واقامت کرد بمکہ شریفہ ومجتمع شدند بروے حجاز ویمن وعراق وخراسان وجزآن وکشت اورا حجاج ابن یوسف در امارت عبدالملک بن مروان وبردار کشید ولہ قصۃ طویلۃ

ودر روایتے آمدہ کہ گفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مرعبداللہ

بن زبیر را وقتیکہ فرو برد خون را۔ لا تمسک النار الا قسم الیمین
مساس نہ کند ترا آتش دوزخ مگر برائے سوگند کہ حق جل وعلا خوردہ۔

وان منکم الا وارِدھا الآیۃ و درین احادیث دلالت ست

بر طہارت بول ودم آنحضرت صلعم و برین قیاس سائر فضلات و عینی
شارح صحیح بخاری کہ حنفی مذہب است گفتہ کہ ہمین قائل است امام
ابو حنیفہ رح وشیخ ابن حجر گفتہ کہ دلائل متکاثرہ و متظاہرہ اند بر طہارت
فضلات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و شمار کردہ اند آنرا ائمہ از

خصائص وے صلی اللہ علیہ وسلم کذا فی المدارج للشیخ

المحدث مولانا عبد الحق الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
اونتیسوین ۲۹ دلیل احادیث متعددہ بطرق مختلفہ صحاح ستہ مین وارد
ہین کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیئے دعا مین یہ
کلمات مبارکہ فرمائے ہین۔ اللھم اجعلنی نورا وفی سمعی
نورا وفی بصری نورا وما فی نورا وخلفی نورا وفی
شعری نورا وفی بشری نورا وفی دمی نورا وفی ایدی نورا وفی ساعلی نورا
وفی عظمی نورا و مخفی نورا وکلی نورا وجزئی نورا۔ پس موئے مبارک کی
مبارکی اور اسکا نور اور صاحب نور ہونا اس سے ثابت وظاہر ہے

اور اوسنے چشم بصیرت وا سے پر روشن اور باہر۔ الا من لم یجعل اللہ لہ نورا
فما لہ من نور فی الدنیا ولا فی الاخرۃ لان من کان فی ھذہ
اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا۔
تیسوین (۳۰) دلیل قال اللہ سبحانہ ومن اصوافھا واوبارھا و
اشعارھا اثاثا ومتاعا الی حین۔ جب جانورونکے
بالون مین منفعت اور اثاث ومتاع یعنے برخورداری وانتفاع
دنیوی نص قطعی سے ثابت ہے تو اشرف المخلوقات کے اشرف
اشخاص سے موئے مبارک سے انتفاع اخروی ہونا بعید از عقل
سلیم ہے کما لا یخفی علی من لہ قلب سلیم وفہم مستقیم۔
اکتیسوین (۳۱) دلیل نصارےٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گدھے
کے سم کے نشان کی تعظیم کرتے ہین اور حق یہی ہے کہ اپنے
نبی معظم کی تعظیم اور محبت کا مقتضیٰ یہی ہے کہ ان کی ہر چیز کی تعظیم
اور اوس سے محبت ہو امت کو مگر منکرین کو باوجود دعوی امتی
ہونے کے محبت اور عظمت کی بو نہین ہے ورنہ محبوب اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی عظمت اور محبت مین
کلام نہ کرتے وہ اس باب مین نصاریٰ سے بھی گئے گذرے ہین
اس لئے کہ گدھے کے سم کے نشان سے حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے موئے مبارک کو بال برابر بلکہ لاکھوان کروڑوان حصہ اسکا
بہی اگر فرض کرو تو کچھ نسبت نہیں پس اسنے تو اس امر مین نصرانی لاکھ
درجہ بہتر ہین کہ اپنے محبوب کی نشانی کے نشان پر گرویدہ ہین واہ رے
ایمان واسلام فرقہ مارقہ کا اسی کا نام دین واسلام ہے تو ایسے اسلام
کو دور سے سو سلام ہے

تیتیسوین دلیل قانون الفت ومحبت سے جو واقف اور ماہر ہے
اوسپر یہہ امر آفتاب کی طرح روشن اور ظاہر ہے کہ محبوب کی ہر چیز محبوب
ہوا کرتی ہے۔

لمؤلفہ کوئی شئے ہو کہیں ہو اس کی طرف ہو منسوب ملا ہے برابر وہی جانِ
سے نسبت میری :: مجنوں کی حکایت مشہور ہے کہ لیلی کی گلی مین ایک
کتے کو اوس نے ایک دن دیکھا تھا جب اسکو جنگل مین وہ ملگیا
تو پیار کیا اسکو گلے سے لگایا اسکے ہاتھ پاؤن چومے اس کے لئے دامن
بچھا دیا اوسپر اسکو بٹھایا جب اوسپر ناواقفین قانون الفت نے
اوسپر طعنہ کیا تو اوس نے جواب مین بھی قانون الفت کا دفعہ پڑھ
سنایا مواہب لدنیہ مین ہے۔ اشعار۔

رای المجنون فی البیداء کلبا	فجر الیہ للاحسان ذیلا
فلاموہ علی ما کان منہ	وقالوا لم منحت الکلب نیلا

فقال دعوا الملام فان عینی ٭ راته مرة فی حی لیلی

تیئسویں دلیل قال اللہ سبحانہ مثل نورہ کمشکوة الی قولہ تعالیٰ نور علی نور یھدی اللہ لنورہ من یشاء در روح الارواح آوردہ کہ این نور محمدی است کذا فی التفسیر الحسینی اس آیات سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سراپا نور ہونا ثابت ہے اور نیز حدیث صحاح سے جو سابقاً دلیل (۲۹) میں گذر چکی ہر ہر جزو اور کل کا نور ہونا ظاہراً و باطناً ثابت اور نیز نور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے ہے کما فی الشفاء والمواہب و المدارج و سیرة الشامی و الحلبی وغیرہا وہو متفق علیہ اور نیز نص قرآن سے ثابت ہے لقد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین۔ فالنور ھو محمد صلے اللہ علیہ وسلم والکتاب القرآن الکریم پس موئے مبارک کے منور اور منوِّر ہونے میں شبہ نہیں خواہ سر مبارک کے ہوں یا لحیۂ مبارکہ کے اور جب انکا منوَّر اور منوِّر ہونا بوجہ نور ذات یا نور صفات کے مبرہن ہوا تو انکے برکات و انوار میں شک نہیں اور یہ امر بدیہی ہے کہ نور کے سامنے جو ہوگا اسکی روشنی بالضرور اس پر پڑے گی خواہ اسکو اسکا ادراک ہو یا نہو پس موئے مبارک کے انوار و فیضان کا ہونا اور اس سے انتفاع محبین و معظمین کے

واسطے متعین اور مبرہن ہوگیا۔ نقلاً و عقلاً ولیس وراء العبادان قریۃ ومن کان فی ہٰذہٖ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی۔

چونتیسوین (۳۴) دلیل قال تعالے یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔ سراج کے معنی چراغ کے مشہور ہین اور ایک معنی سراج کے آفتاب کے بھی ہین اور قرآن مین بھی سراج کا اطلاق سورج پر وارد ہے۔ وجعل الشمس سراجا۔ جب سراپائے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا آفتاب حقیقت ہونا نص قطعی سے ثابت اور موئے مبارک کا جزو بدن ہونا محتاج دلیل نہین اگرچہ جزو زائد ہے مثل ناخن قدر مقطوع و مقلوم کے مگر قبل قلم ہونے کے اوسکا اتصال آفتاب کمال سے یقیناً اس کے جمال وجلال اور عظمت اور شوکت اور ابہت کا باعث اور کیسا باعث اور بعد انفصال اسکا تبرک ہونا اور اس کے برکات کا صحابہ پر فائض ہونا اور خود حبیب سے اوکی تقسیم کا وقوع برہان قاطع اور دلیل ساطع ہے اسکے سطوع انوار اور برکات وفیضان پر۔ ورنہ تقسیم کا فائدہ اور صحابہ پر وقوع انواع فیضان وبرکات کا عائدہ معاذ اللہ کیا فسانۂ عجائب یا داستان امیر حمزہ

اور عمرو عیار کا قصہ اور شیخ چلی کی حکایت ہے استغفر اللہ اور جب ایسا نہیں تو
پھر خفاشان منکرین کیون اس آفتاب سے آنکھین چراتے ہین اور موئے
مبارک کے مشتاقون کو منہ چڑاتے ہین شرم نہین آتی کہ اسکا انکار کرین جس
کے انوار و برکات کے اثبات پر اتنی ادلۂ قاہرہ اور براہین روشن و باہرہ آیات
واحادیث اور دلائل عقلیہ قائم ہون اسکا انکا آفتاب کا انکار اور اسکی تعظیم واکرام
کو بت پرستی سمجھنا اور کہنا یقیناً موجب لعنت و پھٹکار ہے کہ صحابہ کرام
و تابعین عظام و سلاسل اولیا و مشائخ و علمائے دین الٰہی یومنا ہذا پر
جو سلسلہ نقل مین داخل و شامل ہین طعن کی بوچھار ہے بلکہ نعوذ باللہ
خود شارع صلوۃ اللہ وسلامہ پر وار دہے۔

پینتیسوین دلیل - یہ ادلہ جو ہمنے یہان تک مختصر ذکر کئے ہین منکرین
پرحجت کے لئے ہین جو نور باطن کی درخشانی سے ہنوز
بہرہ ور نہین اور جنکو حق تعالےٰ نے نور ادراک باطن کا ذرہ
عطا فرمایا ہے اون کے واسطے دلائل کی کچھ ضرورت نہین ہے

آفتاب آمد دلیل آفتاب ... گر دلیت باید از وی رو متاب

باطن کے چمکارہ والے کیواسطے صرف زیارت موئے
مبارک بس ہے کہ وہ اپنی دلیل آپ ہی ہین بلکہ اس کے واسطے
یہ دلائل و حجج ایسے ہین جیسے آفتاب کو روز روشن مین چراغ سے

دھونڈھنا ہے

زہے نادان کہ او خورشید تابان
بنور شمع جوید در بیابان

منکرین کے شبہ کی تقریر روشن

اور اس کا جواب دندان شکن

منکرون مین جو چھاجل رشید کہلاتے ہین اور یہ لوگ جنکو بشیر دندیر بناتے ہین جنکو اشرفی بیگم اور منور محل ہونیکا دعوے جن کو واحدیت کا ادعا جن کی تحریر کا رب نام کا عرب جنکی تقریر کا فضل جعفر کی زٹل اسلح عوام الناس کی آنکھون مین خاک ڈالتے ہین کہ میان اسکی سند کیا ہے کہ یہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہین یا یہ حضور کا جبہ او رقدم شریف ہے اور بالفرض اگر واقعی ہون تو اسکی زیارت سے نفع کیا جب ابی بن سلول کو حضور نے خود اپنا جبہ پہنایا اوسکے منہ مین لعاب دہن ڈالا اور کچھ کام نہ آیا اور دوزخ سے نہ بچایا تو موئے مبارک یا جبہ و قدم شریف کے نقشہ کی زیارت سے کیا امید نفع اُسمین کیا دھرا ہے جس سے آخرت کا بھلا ہے یہ سانگ بدعتون کا نکالا ہے ایسی زیارت کرنے والونکا آخرت مین منہ کالا ہے اللہ رے سوریدہ دہنی عقل و انصاف

بیخ کنی مومنین محبین کے حال کو اپنے قیاس سے منافقین کے حال پر قیاس مع الفارق کا ذکر کیا سند کی یہان تک خبر نہین کہ اپنے باپکے پہچاننے کا مبتدا کیا اور منتہی کیا اس موضوع کا محمول مہمل یا موضوع شہرت یا تواتر سے باپ کی خبر کہ یہ ہمارا باپ ہے مسلم لیکن موئے مبارک یا جبۂ شریف یا قدم شریف کی خبر غیر مسلم تمہارے باپ کی سند مین صحابہ نہین تابعین نہین علما نہین مشایخ نہین اولیا نہین اور موئے مبارک وغیرہ آثار شریفہ کی سند مین صحابہ و تابعین و مشائخ و اولیائے اور علمائے دین ہین یہ بیہودہ مسلم یہ غیر مسلم کیون بوجہ لانسلم لانسلم دوسرے ملوک خالیہ اور بلدان نائیہ کا علم ہے یا جہل بر تقدیر اول وہی علم یہان اور بر تقدیر ثانی وہی لانسلم تیسرے احادیث کی سند مستند یا غیر مستند اگر مستند تو وہی استناد یہان اور اگر غیر مستند تو تم عامل بالحدیث کیسے چوتھے ان سب سے قطع نظر قرآن و رسالت کو فرمائیے اپنا ایمان بتائے اسکی سند کیا وہی شہرت و تواتر یا خیالی رام و ذاکر پرشادکی سی تو مضیلت کا شملہ بقدر علم تمہارے سر مبارک پر ہے ہر شے کی انتہا اسکی ضد سے ہوتی ہے تمہاری دینداری کی انتہا نے تمکو بیدینی تک پہونچایا۔ شعر

ولجدت حتی کدت تبخل حائلا للمنتہی و من السرور بکاء

شبہ کی دوسری تقریر
اور اس کے جواب کی تحریر

ان میں جو بڑے بھگت اور اشرف گویا ہیں انکی یہ بڑ ہے کہ نماز نہیں۔
روزہ نہیں ضروریات و واجبات و فرائض نہیں مگر زیارت پڑھتے
ہیں اور موئے مبارک کے نام سے زیارت کرتے ہیں جب تارک
واجب و فرض ہیں تو اس زیارت سے انکی مغفرت کی کیا امید فرائض
جو اہم نوافل اعراض ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ یہ عامۂ مومنین محبین پر
محض افترا اور بہتان اور انکی غیبت ہے جسکی حرمت نصوص قطعیہ سے
ثابت ہے اولاً عموماً یہ گمان کہ وہ تارک فرائض و واجبات ہیں کسیطرح
صحیح نہیں ثانیاً بالفرض بعض زائرین اگر ایسے ہیں تو غایت اسکی نہیں ہے
مگر یہ کہ وہ مرتکب کبائر ہیں پھر انقطاع امید مغفرت ان سے محض بیدلیل
بلکہ خروج عن سواء السبیل ہے جب حق تعالیٰ فرمائے قل یا عبادی
الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعا۔ اور الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم
ظالم لنفسہ و منہم مقتصد و منہم سابق بالخیرات باذن اللہ اور حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں۔ شفاعتی لاھل الکبائر من امتی۔
تو پھر مرتکب کبائر سے انقطاع امید مغفرت کیسی سمجھی جائے منکرین شفاعت سے البتہ

انقطاع امید مغفرت ہو تو ہو ثالثاً مدار اصل نجات و مغفرت کا نفس ایمان پر ہے
نہ اتیان جملہ فرائض و واجبات پر جیسا کہ اہل سنت و جماعت کا اس امر پر
اجماع ہے پس یہ عدم امید مغفرت کب قابل اصغار و لائق سماع ہے
رابعاً احادیث صحاح میں وارد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس شخص کی نسبت فرمایا تھا کہ اس نے ایک وقت کی نماز نہ پڑھی اور
جنت میں چلا گیا جسنے ایمان لاتے ہی جہاد میں شہادت پائی اس سے
معلوم ہوا کہ نماز و روزہ شرط دخول جنت و مغفرت نہیں خامساً جس نے
حضور سے پوچھا متی الساعۃ یا رسول اللہ۔ اور حضور نے فرمایا ما اعددت
لہا جب اس نے کہا ما اعددت کثیر صلوٰۃ و صیام ولکن احب اللہ و رسولہ
اسکے جواب میں حضور نے انت مع من احببت فرمایا اور دوسری حدیث
میں عموماً المرء مع من احب وارد ہے اس سے معلوم ہوا کہ مغفرت
و نجات کا دار و مدار اللہ و رسول کی محبت پر ہے۔ نہ کثرت
صلوٰۃ و صیام و غیرہما پر سادساً اصل ایمان اور حقیقت ایقان
محبت اللہ و محبت رسول اللہ ہے اور اس میں شک نہیں کہ
زائر بمقتضائے محبت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم زیارت کا مشتاق ہوتا ہے پس اگرچہ وہ کیسا
ہی گنہگار ہو یہ اشتیاق و زیارت اس کے

حقیقی ایمان کی دلیل کامل ہے پس حقیقی ایمان والے سے انقطاع اسید مغفرت کا سمجھنا جہالت محض ہے سابعاً ان تقریرون میں موی مبارک کی تنقیص اور تحقیر ہے اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی چیز کی تنقیص موجب خروج ایمان و اسلام ہے جیسا کہ واقع ہے طائفہ مارقہ سفہاء الاحلام سے وسیاتی تحقیقہ فی اخر الکلام انشاء اللہ العزیز العلام هذه کانت جملاً معترضة فلنرجع الی ما کنّا فیه من ایراد الدلائل علی الفضائل۔

چھبیسوین (۲۶) دلیل شفا مین ہے۔ نام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی دار انس فعرق فجاءت امہ بقارورة تجمع فیها عرقه فسألها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن ذلك فقالت نجعله فی طیبنا وهو اطیب الطیب انتهی وتقریر التقریب ما مر غیر مرة۔

سینتیسوین (۲۷) دلیل نیز شفا مین ہے۔ ومنه شرب مالك بن سنان دمه یوم احد ومصه ایاه وتسویغه صلی اللہ علیه وسلم وقوله

لن يصيبه النار۔

(۳۸) الخامس والثلثون دليل ايضاً فيه ومثله شرب
عبد الله بن الزبير دم حجامته فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ويل لك من الناس وويل
لهم منك ولم ينكر عليه۔

(۳۹) السادس والثلثون دليل فيه ايضا وقد روى نحو
من هذا عنه صلى الله عليه وسلم في امرأة
شربت بوله فقال لها لن تشتكي وجع بطنك
ابداً ولم يأمر واحدا منهم بغسل فم
ولا نهاه عن عوده وحديث هذه المرأة التي
شربت بوله صحيح اخرجه البخاري
في الصحيح واسم هذه المرأة بركة
وقيل هي ام ايمن كانت تخدم النبي
صلى الله عليه وسلم قالت وكان لرسول الله
صلى الله عليه وسلم قدح من عيدان
يوضع تحت سريره يبول فيه وانا عطشانة
فشربته وانا لا اعلم۔

چالیسویں (۴۰) دلیل اسی شفاء قاضی عیاض رضی اللہ عنہ میں ہے۔ **فصل** فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام واجلالہ وتوقیرہ (الی قولہ) قال عروۃ بن مسعود حین وجہتہ قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورای من تعظیم اصحابہ لہ ما رأی وانہ لا یتوضأ الا ابتدروا وضوءہ وکادوا یقتتلون علیہ ولا یبصق بصاقا ولا یتنخم نخامۃ الا تلقوھا باکفھم فدلکوھا وجوھھم واجسادھم ولا تسقط منہ شعرۃ الا ابتدروھا واذا امرھم بامر ابتدروا امرہ واذا تکلم خفضوا اصواتھم عندہ وما یحدون الیہ النظر تعظیما لہ فلما رجع الی قومھم قال یا معشر قریش انی جئت کسری فی ملکہ وقیصر فی ملکہ والنجاشی فی ملکہ وانی واللہ ما رایت ملکا فی قومہ قط مثل محمد فی اصحابہ وفی روایۃ ان رایت ملکا قط یعظمہ اصحابہ ما یعظم محمدا اصحابہ انتھی اقول

وھذا الحدیث رواہ اصحاب السنن والصحاح وھو متفق علی صحتہ وفیہ نص علی تعظیم الاصحاب شعرہ علیہ الصلوۃ والسلام وانہ کان ذلک عادۃ لھم فمن لم یعظم شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کالطائفۃ الوھابیۃ المارقۃ من الدین وھم یدعون انھم عاملون بالحدیث فقد خالف طریق الصحابۃ رضوان اللہ علیھم وخالف طریق اھل السنۃ والجماعۃ کافۃ ولہ اسوۃ سوءۃ فی النجدیۃ المحقرۃ لشان خاتم النبیین علیہ صلوات رب العالمین۔

الکتاب الثالث والعشرون (۲۳) دلیل فیہ ایضا وعن انس رضی اللہ عنہ لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحلاق یحلقہ واطاف بہ اصحابہ فما یریدون ان تقع شعرۃ الا فی ید رجل انتھی وھو ایضا صریح فی تعظیم الصحابۃ شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب الرابع والعشرون (۲۴) دلیل۔ ایضا فیہ واعلم ان حرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہ وتوقیرہ

وتعظيمه لازم كما كان حال حياته انتهى اقول ومن
جملة تعظيم صلى الله عليه وسلم الواجب تعظيم
ما نسب اليه وسياتى التصريح بذلك عنقريب
فانتظره مفتشا۔
تبيان المسنوين وبيل ايضا فى الشفا ومن اعظامه
واكباره اعظام جميع اسبابه واكرام مشاهده وامكنته
من مكة والمدينة ومعاهده وما لمسه عليه الصلوة
والسلام اوعرف به انتهى اقول فاذا كان الارض
التى وضع فيها قدمه الشريفة صارت بذلك
معظمة ودخل تعظيمها فى تعظيمه وتوقيره صلى الله
عليه وسلم فشعر راسه اولحيته صلى الله عليه وسلم
كيف لا يكون معظما ومكرما غاية التعظيم والتكريم
مع كونه اعظم رتبة واعلىٰ قدرا ومنزلة من
القدم وارضه فمن انكره فقد انكر عظمته وقدره
وخالف بداهة العقل ونظره فانما لماله على الله
يوم القيمه حين حضره وسيعلم الذين ظلموا
اىّ منقلب ينقلبون۔

چوبیسواں (۲۴) دلیل فیہ ایضا روی عن صفیۃ بنت نجدۃ قالت کان لابی محذورۃ قصۃ فی مقدم راسہ اذا قعد وارسلہا اصابت الارض فقیل لہ الا تحلقہا فقال لم اکن بالذی یحلقہا وقد مسہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ انتہی۔

اقول فاذا کان الشیئ الممسوس بیدہ صلی اللہ علیہ وسلم معظما ومکرما وموقرا عند اصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم فما بالنا لا نعظم شعر راسہ ولحیتہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد مسہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الشریفۃ ما لا یعلمہ الا اللہ سبحانہ ونحن احوج فی تعظیمہ وتحصیل فیضانہ من الصحابۃ مع غناہم بشرف الصحبۃ والمجالسۃ والمکالمۃ والمشاہدۃ جمال وجہہ الکریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم۔

پچیسواں (۲۵) دلیل ۔ وکانت فی قلنسوۃ خالد بن الولید شعرات من شعرہ صلی اللہ علیہ وسلم فسقطت قلنسوتہ فی بعض حروبہ فشدّ علیہا

شدۃ انکر علیہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کثرۃ من قتل فیہا فقال لم افعلہا بسبب القلنسوۃ بل لما تضمنتہ من شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لئلا اسلب برکتہا وتقع فی ایدی المشرکین کذا فی الشفاء

چھیالیسویں دلیل (۴۶) رئی ابن عمر واضعا یدہ علی مقعد النبی من المنبر ثم وضعہا علی وجہہ ھکذا فی الشفاء وتقریر المدعا ما مضی۔

سینتالیسویں دلیل (۴۷) کان مالک رحمہ اللہ تعالی لا یرکب دابۃ بالمدینۃ وکان یقول استحیی من اللہ ان اطأ تربۃ فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحافر دابۃ ویروی انہ وھب الشافعی کراعا کثیرۃ عندہ فقال لہ الشافعی امسک منہا دابۃ فاجابہ بمثل ھذا الجواب فی الشفاء۔

اڑتالیسویں دلیل (۴۸) وقد افتی مالک فیمن قال تربۃ المدینۃ ردیۃ بضرب ثلاثین درۃ وامر بحبسہ وکان لہ قدر وقال ما احوجہ

الی ضرب عنقه تربة دفن فیها رسول الله صلی
الله علیه وسلم یزعم انها غیر طیبة کذا
فی الشفاء۔

اقول فاذا کانت تربة المدنیة باسرها
بهذه المثابة من العظمة والتوقیر فوالله لشعر
راسه ولحیته صلی الله علیه وسلم اولی بالتعظیم
واحری بالتکریم من التراب کما لا یخفی علی
احد من اولی الالباب۔

انجاح السویٰ وسیلہ ۳۴۹ - فیه ایضا وجدیر لمواطن
عمرت بالوحی والتنزیل واشتملت تربته علی
جسد سید البشر واول ارض مس جلد المصطفی
ترابها ان تعظم عرصاتها وتنسم نفحاتها وتقبل
ربوعها وجدرانها انتهی۔

فاذا کان التراب والعرصات والربوع والجدران
جدیرا بالتعظیم لکونه منسوبا الیه صلی الله علیه
وسلم فشعره صلی الله علیه وسلم اجدر بالتکریم
وکل ذلك اظهر لمن له قلب سلیم وفهم مستقیم لا ینکره

الا من له ذهن عقیم و طبع سقیم۔

(۵۰)
پچاسویں دلیل جلد اول صحیح مسلم صفحہ (۴۲۱) کتاب الحج مطبوعہ افضل المطابع دہلی میں ہے

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی منافاتی الجمرة فرماها ثم اتی منزله بمنا ونحر ثم قال للحلاق خذ واشار الی جانبه الایمن ثم الایسر ثم جعل یعطیه الناس۔ اس حدیث سے صراحةً اور نصاً عطا فرمانا موئے مبارک کا صحابۂ کرام کو ثابت اور محقق ہے اور یہ دلیل واضح ہے موئے مبارک کے تبرک ہونے اور تقسیم کی اور اس کے ساتھ تبرک حاصل کرنے اور اسکو تبرک سمجھنے اور بطور تبرک اس کو اپنے پاس رکھنے اور اس کو لوگوں میں شایع کرنے کی کما سیاتی التصریح بذلک من شارحه الامام النووی انشاء اللہ تعالےٰ اور اسی طرح وہ احادیث جو آئندہ ہم نقل کریں گے۔ اسی مضمون کے مصرح ہیں اور مضامین مذکورہ کی دلیل کامل۔

(۵۱)
اکاونویں دلیل۔ نیز اسی صحیح مسلم صفحہ ۴۲۱ میں ہے۔ اما ابو بکر فقال فی روایة قال للحلاق ها واشار بیده الی جانبه الایمن هکذا فقسم شعره بین من یلیه قال ثم اشار الی الحلاق والی جانبه الایسر

فحلقه فاعطاه امّ سلیم۔

باونویں دلیل (۵۲) اسی صفحہ مسلم (۴۲۱) میں ہے واما فی روایة ابی کریب قال فبدأ بالشق الایمن فوزعه الشعرة والشعرتین بین الناس ثم قال بالایسر فصنع مثل ذلک ثم قال ههنا ابو طلحة فدفعه الی ابی طلحة۔

تریپنویں دلیل (۵۳) نیز اسی صفحہ مسلم (۴۲۱) میں ہے ثم انصرف الی البدن فنحرها والحجام جالس وقال بیده عن رأسه فحلق شقه الایمن فقسمه فیمن یلیه ثم قال احلق الشق الآخر فقال این ابو طلحة فاعطاه ایاه۔

چونویں دلیل (۵۴) اسی صفحہ مسلم (۴۲۱) میں ہے۔ عن انس لما رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرة ونحر نسکه وحلق ناول الحالق شقه الایمن فحلقه ثم دعا ابا طلحة الانصاري فاعطاه ایاه ثم ناوله الشق الایسر فقال احلق فحلقه فاعطاه ابا طلحة فقال اقسمه بین الناس۔ اس حدیث میں جو لفظ (دعا) اور (اقسمه) ہے اس سے اہتمام شان تقسیم موئے مبارک کا خوب ظاہر ہے۔ کہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کو عطا فرمایا اور تقسیم کا صراحةً نصاً امر فرمایا۔

پچپنویں (۵۵) دلیل۔ امام نووی شرح صحیح مسلم کے صفحہ (۴۲۱) میں تحریر فرماتے ہیں۔

هذا الحديث فيه فوائد كثيرة (الى ان قال)

ومنها التبرك بشعره صلى الله عليه وسلم وجواز

اقتنائه للتبرك ومنها مواساة الامام والكبير

بين اصحابه واتباعه فيما يفرقه عليهم من عطائه

وهديه انتهى۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تقسیم موئے مبارک کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور امر فرمانا حضور کا اس کی تقسیم کے لئے درمیان صحابہ کے تا اینکہ ایک ایک دو دو تار ہر ایک کے حصہ میں آئے۔ بوجہ تبرک و اظہار تبرک موئے مبارک کے تھا۔ اور بسبب کمال غمخواری حضور کے صحابہ کے حال پر جو عاشق زار تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور واسطے حفظ اور ذخیرہ بنانے اور جمع کرنے اور تبرک رکھنے کے واسطے تھا تاکہ قرون آیتہ کے مشاقین کی تسلی و تشفی کا باعث ہو اور تاکہ اس کی زیارت سے غائبین ہمیشہ کے لئے مستفیض ہوتے رہیں اور تاکہ ہر ملک میں یہ تبرک آپ کا پہونچ جائے۔ اور قیامت تک اس کی برکات بیحد سے ہر قریب و بعید کے محبین برکت حاصل کریں۔

چھپنویں (۵۶) دلیل صحیح مسلم کتاب الفضائل صفحہ (۲۵۶) میں ہے۔

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدنیۃ
بآنیتھم فیھا الماء فما یوتی باناء الاغمس یدہ فیہ
وربما جاؤہ فی الغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیھا
ایضاً عن انس قال لقد رأیت رسول اللہ صلی (مسلم ص ۲۵۶)
اللہ علیہ وسلم والحلاق یحلقہ واطاف بہ اصحابہ
فما یریدون ان تقع شعرۃ الافی ید رجل امام نووی اس پر
لکھتے ہیں۔ فی ھذہ الاحادیث بیان بروزہ صلی اللہ علیہ
وسلم للناس وقربہ منھم لیصل اھل الحقوق
الی حقوقھم ویرشد مسترشدھم ولیشاھدوا
افعالہ وحرکاتہ فیقتدی بھا وھکذا ینبغی
لولاۃ الامور **وفیھا** صبرہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی المشقۃ فی نفسہ لمصلحۃ المسلمین واجابتہ
من سألہ حاجۃ اوتبریکا بمس یدہ وادخالہا
فی الماء کماذکروا وفیہ التبرک باثار الصالحین
وبیان ماکانت الصحابۃ علیہ من التبرک
باثارہ صلی اللہ علیہ وسلم وتبرکھم بادخال

یدہ الکریمۃ فی الآنیۃ وتبرکھم بشعرہ الکریم واکرامھم ایاہ ان یقع شیئ منہ الا فی ید رجل سبق الیہ انتہی۔

ساونویں (۵۷) دلیل۔ نیز صحیح مسلم صفحہ ۲۵۷ باب طیب عرقہ صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک بہ میں ہے عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدخل بیت ام سلیم فینام علی فراشہا ولیست فیہ قال فجاء ذات یوم فنام علی فراشہا فاتت فقیل لہا ھذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم نام فی بیتک علی فراشک قال فجاءت وقد عرق واستنقع عرقہ علی قطعۃ ادیم علی الفراش ففتحت عتیدتہا فجعلت تنشف ذلک العرق فتعصرہ فی قواریرہا ففزع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما تصنعین یا ام سلیم فقال یا رسول اللہ نرجو برکتہ لصبیاننا قال اصبت۔ اقول اس حدیث سے عرق مبارک کا مبارک اور تبرک ہونا اور اسے تبرک جاننے والے کو اور اس کے ساتھ برکت کے طالب کو مصیب کہنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صاف ثابت ہے اور اسمیں شک نہیں کہ موئے مبارک کا

مرتبہ نفس تبرک ہونے میں بہ نسبت عرق اطہر کے بدرجہا بڑھ کر ہے کما لا یخفی علی من لہ ادنی مسکۃ بالفہم پس موئے مبارک کو تبرک جاننے والے اور اسکے برکت حاصل کرنے والے اور اس کی زیارت سے حصول برکت کے امیدوار بے شبہ مصیب اور رحمت الٰہی کے امیدوار اور اس پر طعن و شبہ کرنے والے قطعاً خطاوار یقیناً گنہگار بلکہ یہ انکار بوجہ لزوم استخفاف شانِ حضرت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بالضرور موجب پھٹکار۔

اٹھاونویں (۵۸) دلیل ۔ ابو داؤد صفحہ (۲۷۹) مطبوعہ مجتبائی دہلی میں ہے

عن انس بن مالك رضی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رمی جمرة العقبة یوم النحر ثم رجع الی منزله بمنی فدعا بذبح فذبح ثم دعا بالحلاق فاخذ بشق رأسه الایمن فحلقه فجعل یقسم بین من یلیه الشعرة والشعرتین ثم اخذ بشق رأسه الایسر فحلقه ثم قال ههنا ابو طلحة فدفعه الی ابی طلحة

ترجمہ مختصر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن رمی جمار کرکے اپنی ٹھیرنے کی جگہ تشریف لائے جو منیٰ میں تھی اور قربانی کرنے کے بعد نائی کو بلوایا۔ اور اپنے

سر مبارک کے سیدھی جانب اس کو دی۔ اور اس نے اسکو مونڈا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے تقسیم کرنے لگے درمیان ان صحابیوں کے جو حضور کے پاس اور متصل تھے ایک ایک دو دو موئے مبارک پھر الٹی جانب سر مبارک کی منڈوائی اور فرمایا یہاں ابو طلحہ ہیں سو ابو طلحہ کو وہ موئے مبارک عطا فرمایا **اقول** اس حدیث سے حضور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خود تقسیم کرنا موئے مبارک کو ثابت ہے اور منشاء اس تقسیم کا درمیان صحابہ کے تھا گویہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانی ان کے پاس رہے اور اس سے ان کو برکت حاصل ہوتی رہے اور ان کے ورثہ سے اور لوگوں کو جو دور و دراز کے رہنے والے اور غائب ہیں اسکے برکات پہونچیں اور وہ اس سے مستفیض ہوں

فالمعترض علی متخذی شعرہ المبارک مبارکا و تبرکا فی الحقیقۃ معترض علی صاحب الشرع ولا یخفی ما فیہ من الشناعۃ والقباحۃ بل البغض والعداوۃ اعاذنا اللہ وسائر المسلمین من امثال ھذہ الجسارۃ الموجبۃ لسلب الایمان عند اھل الایقان۔

(۵۹) اونسٹھویں دلیل مشکوٰۃ مطبوعہ اصح المطابع لکھنو کے صفحہ (۲۳۲) میں ہے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آتی منیً۔ فاتی الجمرۃ فرماھا ثم اتی منزلہ بمنی
ونحر نسکہ ثم دعا بالحلاق وناول الحالق شقہ
الایمن ثم دعا اباطلحۃ الانصاری فاعطاہ ایاہ
ثم ناول الشق الایسر فقال احلق فحلقہ فاعطاہ
اباطلحۃ فقال اقسمہ بین الناس متفق علیہ۔

اقول اس روایت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امر فرمانا حضرت ابوطلحہ انصاری کو تقسیم موئے مبارک کے لئے ثابت ہے اور منشا اس امر کا بھی وہی ہے جو مذکور ہوا یعنے مستفیض ہونا صحابہ وغیرہم کا حضور کی نشانی اور موئے کے تبرک سے بہرحال خواہ حضور نے خود تقسیم فرمایا صحابہ میں یا امر فرمایا تقسیم موئے مبارک کے ساتھ دونوں صورتوں میں موئے مبارک کا تبرک ہونا اور اس تبرک سے خلق کو فیض پہونچانا ثابت و مبرہن ہے۔

دلیل ساٹھویں (۶۰) مکہ شریف اور مدینہ شریف کے نقشے کاغذ پر کھینچے ہوئے کی عظمت اور گھروں میں اس کے رکھنے سے برکت متفق علیہ جمہور علمائے اعلام بلکہ کافہ اہل اسلام پھر موئے مبارک کی عظمت و برکت جو خدائی نقشہ ہے کیا اس کا غذی نقشہ منقوشہ مخلوق سے بھی کم ہوگی ع بریں عقل و دانش بباید گریست۔

دلیل اکسٹھویں (۶۱) مزار اقدس اور روضہ مقدسہ کی تصویریں کتب احادیث وسیر وغیرہا میں صدہا برس سے بنتی چلی آرہی ہیں۔ بلکہ زمانہ مشہود لہا بالخیر اعنے تابعین واتباع تابعین سے لیکر قرناً بعد قرن آج تک بنائی جارہی ہیں تو کیا کوئی فریادی بیدادی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ کاغذی پیراہن پیکر تصویر مزار روشن وروضہ رشک گلشن کا مرتبہ موئے مبارک حضرت ختم مبارک صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھا چڑھا ہے۔ تبرک اور تعظیم کے باب میں حاشا وکلا۔ اور اگر عقل وانصاف کا خون کرکے یہی تصویرکشی ذہن وہمی میں متصور ہو تو اسکے مجنون ہونے میں کسی عاقل کو تردد نہ ہوگا۔

دلیل باسٹھویں (۶۲) اس سے بڑھ کر اور سنیئے اور اپنا سر دھنئے مکہ شریف اور مدینہ منیف اور مزار انور اور روضہ منور تو بڑی چیزیں ہیں۔ اُن کی تصاویر اور نقشے اگر متبرک اور معظم ومکرم مان لئے گئے تو چنداں محل تعجب اور مقام استعجاب اولی الالباب نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل بے بہای لعل بہا کی تصویر وتمثال وہ معظم ومکرم ہے کہ مذاہب اربعہ کے علمائے دین واساطین شرع مبین ان کو آنکھوں سے لگاتے ہیں تبرکاً وتعشقاً اس کو چومتے ہیں۔ اور بناتے ہیں۔ اور اس کے بنانے اور پاس رکھنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

اور اس کے برکات اور موجب تسلی و تشفی قلوب عشاق ہونیکی تصریح فرمائی

فاعتبروا یا اولی الابصار واحترقوا ایہا الاشرار علی رغم نعال الابرار وارجل الاخیار۔

دلیل تر (۴۲) امام عثیم بن لسطاس تابعی بدنی نے اور محدث جلیل القدر ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء و ابو الفرح ابن جوزی حنبلی علامہ تاج الدین فاکہانی صاحب فجر منیر امام ابن عساکر علامہ سید سمہودی شافعی صاحب کتاب الوفا و خلاصۃ الوفا عارف باللہ محمد سلیمان جزولی صاحب دلائل و حافظ محقق ابن حجر مکی شافعی صاحب جوہر منظم علامہ حسین بن محمد صاحب الخمیس فی احوال النفس النفیس صلی اللہ علیہ وسلم و علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی شارح مواہب شیخ عبد الحق محدث دہلوی صاحب جذب القلوب علامہ محمد بن عمر حافظ رومی صاحب خلاصۃ الاخبار ترجمہ خلاصۃ الوفار وغیرہم نے قبور مقدسہ حضرت خاتم صلی اللہ علیہ وسلم و صدیق اکبر و فاروق اعظم صلی اللہ علیہ و علیہما وسلم کے نقشے بنائے انکو معظم و مکرم سمجھے اور سمجھائے زیارت و تقبیل کی ہدایت فرمائی اگر نہ دیکھا ہو تو اب دیکھو اور اگر دیکھے ہو تو ایمان لاؤ یا اپر اعتراض بناؤ۔ اور بے دین کھلاؤ اختیار بدست مختار ہے

گربہ مسکین اگر پر داشتے	تخم گنجشک از جہاں بر داشتے
ویں دو شاخ گاؤ گر خر داشتے	ہیچکس را بے زدن نگذاشتے

دلیل چونسٹھویں (۶۴) مطالع میں شیخ علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی قصری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ اعقب المؤلف رحمہ اللہ تعالٰی ورضی عنہ ترجمۃ الاسماء بترجمۃ صفۃ الروضۃ المبارکۃ موافقا وتابعا للشیخ تاج الدین الفاکہانی فانہ عقد فی کتابہ الفجر المنیر بابا فی صفۃ القبور المقدسۃ ومن فوائد ذلك ان یزور المثال من لم یتمکن من زیارۃ الروضۃ ویشاہدہ مشتاقا ویلثمہ ویزور ویزداد فیہ حبا وشوقا ترجمہ مولف رضی اللہ عنہ نے فصل اسماء طیبہ حضور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صفت روضہ مبارکہ کی فصل بڑھائی بہ تبعیت وموافقت امام تاج الدین فاکہانی کہ انہوں نے بھی اپنی کتاب فجر منیر میں قبور مقدسہ کی تصویر میں خاص ایک باب ذکر کیا اور اس میں بہت سے فائدے ہیں از انجملہ ایک یہ کہ جسکو روضۂ مقدسہ کی زیارت میسر نہ ہو وہ اس نقشۂ پاک کی زیارت کرے۔ مشتاق اسے دیکھے اور بوسہ دے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کا شوق اس کے دل میں بڑھے۔

اقول - جب روضہ مبارک کا نقشہ کاغذ پر کھینچا ہوا ایسا معظم و مکرم اور مبارک و محترم ہے۔ کہ اس کی زیارت کرنی چاہیئے۔ خصوصاً اس شخص کو جسے اصل روضۂ مبارک کی زیارت نصیب نہ ہوئی ہو اور زیارت تصویر روضہ کی موجب ہے۔ ازدیاد شوق و محبت مشتاق کی تو حضور کے جبۂ شریف یا قدم شریف یا موئے لطیف یا اور آثار منیفہ کیونکر قابل ہزار احترام اور لاکھ اکرام نہ ہوں۔ اور ان کی زیارت مشتاقوں کو کیوں کر موجب زیادتِ شوق و غرام نہ ہوں۔ جب نقشہ روضہ رشک روضۂ رضوان لائق اہتمام و اشاعت تمام ہو تو خود محبوب کے جزو اور خاص ملبوس اور اثر منور وقدوس کیوں نہ سزاوار کروڑ اہتمام اور احق بے شمار اشاعت بین الانام کے ہوں۔

دلیل پینسٹھویں (۶۵) اسی مطالع علامہ فاسی قصری میں ہے قد کنت رأیت تالیفا لبعض المشارقة یقول فیه انه ینبغی لذاکر اسم الجلالة من المریدین ان یکتبه بالذهب فی ورقة ویجعله نصب عینه فاذا صور قاری هذا الکتاب الروضة صورة حسنة وخصوصاً بالذهب فهو من معنی ذلك ترجمہ میں نے بعض علمائے مشرق کی

کتاب میں دیکھا کہ وہ اس میں فرماتے ہیں جو مرید اسم پاک اللہ کا ذکر کرے۔ تو اُسے چاہیئے کہ نام پاک اللہ ایک ورق میں سونے سے لکھکر اپنے پیش نظر رکھے پس جب اس کتاب کا پڑھنے والا روضۂ مقدسہ کی خوبصورت تصویر خوشنما رنگوں سے رنگے بلکہ آبِ زر سے بنائے تو وہ اسی قبیل سے ہے۔

دلیل چھیاسٹھویں (۶۶) - ایضا فیہ قد ذکر بعض من تکلم علی الاذکار کیفیۃ التربیۃ بها انه اذا کمل لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم فلیشخص بین عینیه ذاته الکریمة بشریة من نور فی ثیاب من نور یعنی لتنطبع صورته صلی الله علیه وسلم فی روحانیته ویتألف معها تألفا یتمکن به من الاستفادة من اسراره والاقتباس من انواره صلی الله علیه وسلم فان لم یرزق تشخص صورته فیری کانه جالس عند قبره المبارك یشیر الیه متی ذکره فان القلب متی ماشغله شیئ امتنع من قبول غیره فی الوقت (الی کلامه) فیحتاج الی تصویر

الروضۃ المشرفۃ والقبور المقدسۃ لیعرف صورتھا
ویشخصھا بین عینیہ من لم یرفعھا من المصلین علیہ
فی ھذا الکتاب وھم عامۃ الناس وجمھورھم

ترجمہ۔ بعضے اولیای کرام جنہوں نے ذکر وشغل سے
تربیت مریدین کی کیفیت ارشاد کی بیان فرماتے ہیں۔ کہ
جب ذاکر لا الٰہ الا اللہ کو محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کامل کرلے تو چاہیئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور
اپنے پیش نظر جمائے بشری صورت نور کی طلعت نور کے لباس میں
تاکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ اس کے آئینۂ دل میں
جم جائے۔ اور اس سے وہ الفت پیدا ہو۔ جسکے سبب اسکے حضور کے
اسرار سے فائدے لے۔ حضور کے انوار کے پھول چنے۔ اور جسے
یہ تصویر میسر نہ ہو وہ یہی خیال جمائے کہ گویا مزار مبارک کے سامنے
حاضر ہے۔ اور ہر بار جب ذکر میں نام پاک آئے۔ تصور میں مزار اقدس
کی طرف اشارہ کرتا جائے کہ دل جب ایک چیز میں مشغول ہو جاتا ہے
پھر اس وقت دوسری چیز قبول نہیں کرتا تو اب روضۂ مطہرہ اور قبور مطہرہ
کی تصویر بنانے کی حاجت ہوئی کہ جن دلائل الخیرات پڑھنے والوں نے
ان کی زیارت نہ کی۔ اور اکثر ایسے ہی ہیں وہ انہیں پہچان لیں۔

اور ذکر کے وقت ان کا تصور ذہن میں جمائیں اقول جب خیال میں تصور جمانے کے لئے روضۂ نبوی اور مزار صدیق و فاروق کے نقشے اور تصویر کی حاجت ہو تو عین آثار محبوب کی زیارت بدرجۂ اولیٰ محل ضرورت ہوگی ہاں ہاں جو بدتر سے بدتر تصور محبوب کو نماز میں ناجائز کہنے والے اور اعاذنا اللہ گاؤخر کے تصور سے اس کو بدتر جاننے والے ہیں جیسا کہ وہابیوں کے پیرنے اپنی صراط مستقیم میں خیال باندھا وہ خدا اور رسول خدا سے کٹ چکے ہیں اپنے خیال بد نہاد خیال گاؤخر پر اڑنے والے ہیں۔ خدا و رسول خدا نے نماز میں السلام علیک ایھا النبی کا حکم کیوں دیا اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر اعظام و اکرام کیوں کیا مصرعہ چہ داند بوزنہ لذات ادراک مصرعہ چون ندید ند حقیقت رہ افسانہ زدند مجنوں کے لئے ریت کا تودہ کاغذ اور اپنی انگلی کا قلم لیلیٰ کی نام کی تصویر کے واسطے موجب تسلی و آرام اور یہ مسلمان بدنام محبوب حقیقی کے آثار و خیال و نام سے کہنے والے رام رام واہ رے ایمان اور شاباش اے اہل اسلام۔

مثنوی شریف

دید مجنوں را یکے صحرا نورد	در بیابان غمش بنشستہ فرد
ریگ کاغذ بود انگشتاں قلم	می نمودے بہر کس نامہ رقم
گفت ای مجنون شیدا چیست این	می نویسی نام بہر کیست این

گفت مشق نام لیلی میکنم	خاطر خود را تسلی میکنم

دلیل ۳۶: نیز اسی کتاب مستطاب میں ہے۔ وقد استنابوا مثال النعل عن النعل وجعلوا له من الاکرام والاحترام ما للمنوب عنه وذکروا له خواص وبرکات وقد جربت۔ ترجمہ علمائے کرام نے نعل مقدس کے نقشے کو نعل مقدس کا قائم مقام بنایا۔ اور اس کے لئے وہی اکرام واحترام ٹھیرایا جو اصل کے لئے ثابت تھا اور اس نقشۂ مبارک و تصویر نعل کے لئے خواص وبرکات ذکر فرمائے اور بلاشبہ وہ تجربے میں آئے۔

دلیل ۳۷: اسی میں ہے۔ وقالوا فیه اشعارا کثیرة والفوا فی صورته وروه بالاسانید وقد قال القائل ؎

اذا اما الشوق اقلقنی الیها	ولم اظفر بمطلوبی لدیها
نقشت مثالها فی الکف نقشا	وقلت لناظری اقصر علیها

ترجمہ نعل مبارک کے نقشے اور اس کے شوق کے بارے میں علمائے دین نے بہت سے اشعار کہے ہیں اور اس کے نقشے اور تصویر کے باب میں رسالے تصنیف کئے۔ اور اس کو سندوں کے ساتھ روایت کئے۔ اور کہنے والے

نے کہا جب اس کے شوق کی آگ میرے سینہ میں بھڑکتی ہے اور اسکا
دیدار میسر نہیں ہوتا تو اس کی تصویر ہاتھ پر کھینچکر آنکھ سے کہتا ہوں اسی پر بس کر
دلیل انتیسویں (۶۹) علامہ تاج الدین فاکھانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب
فجر منیر میں فرماتے ہیں۔ من فوائد ذلك ان من لم
یمکنه زیارة الروضة فلیزر مثالها
ولیلثمه مشتاقا لانه ناب مناب الاصل
کما قد ناب مثال نعله الشریفة مناب
عینها فی المنافع والخواص بشهادة التجربة الصحیحة
ولذا جعلوا له من الاکرام والاحترام ما یجعلون للمنوب عنه
ترجمہ روضۂ مبارکہ کے نقشے لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل
روضۂ اقدس کی زیارت نہ ملے۔ وہ اس کی زیارت کرے۔
اور شوق دل کے ساتھ بوسہ دے کہ مثال اسی اصل کی قائم مقام ہے
جیسے نقشہ نعل مقدس منافع وخواص میں بالیقین اس کا قائم مقام ہے
جس پر صحیح تجربے شاہد عدل ہیں۔ اور اسی واسطے علمائے دین نے نقشے کا اعزاز
واعظام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔
دلیل سترویں (۷۰) ۔ دلائل الخیرات کی شرح جو خود مصنف کی ہے اسمیں
مرقوم ہے۔ انما ذکرنها تابعا للشیخ تاج الدین

الفاکہانی فانہ عقد فی کتابہ الفجر المنیر بابا فی صفۃ القبور المقدسۃ وقال ومن فوائد ذلک الخ

دلیل اکیس (۲۱) امام ابو اسحاق ابراہیم اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے نقشہ نعل مبارک کے بیان میں مستقل کتاب تالیف کی نیز ان کے شاگرد شیخ ابو سلیمان بن عساکر نے عمدہ کتاب اس باب میں مسمی بہ خدمۃ النعل للقدم المحمدی صلی اللہ علیہ وسلم لکھی جس کے ساتھ اکابر ائمہ حدیث نے مثل کتب حدیث کے روایۃً وسماعاً وقرأۃً اعتنا سے تام کیا اور ایسا ہی اور علماء نے اس باب میں تصانیف کیں چنانچہ علامہ قسطلانی شارح صحیح البخاری مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں۔ قد ذکر ابو الیمن بن عساکر تمثال نعلہ الکریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم فی جزء مفرد روایۃ وقراءۃ وسماعا وکذا افردہ بالتالیف ابو اسحاق ابراھیم بن محمد بن خلف السلمی المشہور بابن الحاج من اھل المریۃ بالاندلس وکذا غیرھما۔

دلیل بائیس (۲۲) نیز مواہب میں ہے۔ وللہ در ابی الیمن بن

اور اللہ عزوجل ہی کے لیے خوبی ابو الیمن بن

عساکر حیث قال۔

عساکر کی لئے کیا خوب قصیدہ مدح شبیہ شریف نعل میں لکھا جس کے چند اشعار یہ ہیں۔ ۱۲

نظم

یا منشدا فی رسم ربع خال	ومناشد الدوارس الاطلال
دع ندب آثار و ذکر مآثر	لاحبة بانوا وعصر خال
والثم ثری الاثر الکریم فحبذا	ان فزت منہ بلثم ذا التمثال
صافح بہا خدا وعفر وجنة	وفی تربہا وجدا وفرط تغال
یا شبہ نعل المصطفی روحی الفداء	لمحلک الاسمی الشریف العال
ہملت لمرآک العیون وقد نای	مرقا العیون بغیر ما اہمال
وتذکرت عہد العقیق فاثرت	شوقا عقیق المدمع الہطال
اذ کوتنی تدما لہا قدم العلی	والجود والمعروف والافضال
لو ان خدی یحتذی نعلا لہا	لبلغت من نیل المنی آمال
او ان اجفانی لوطء نعالہا	ارض سمت عز ابذا الاذلال

دلیل نمبر ۳۰ نیز امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں قصیدہ غرا شیخ ابو الحکم رح سے بعض ابیات مرقومہ ذیل نقل کئے۔ اور اس قصیدہ کی مدح میں ما احسنہا فرمایا اور وہ قصیدہ نقشہ نعل مبارک کے وصف میں ہے۔

مثالٌ لنعلی من اُحب ھویة — فھا انا فی یومی ولیلی لاثمه

اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نعل پاک کو میں عزت رکھتا ہوں — اور رات دن اسے بوسہ دیتا ہوں

اَجرّ علی راسی و وجھی ادیمه — والثمه طورا وطورا الازمه

سر اور منہ پر اسے رکھتا ہوں — اور کبھی چومتا ہوں اور کبھی سینہ سے لگاتا ہوں

اُمثله فی رجل اکرم من مشی — فتبصره عینی وما انا حالمه

میں انو دنیا میں اسکو محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے پای اقدس میں تصور کرتا ہوں تو شدت صدق تصور سے — گویا میں اپنی آنکھوں سے جاگتے میں دیکھ لیتا ہوں

احرك خدی ثم احسب وقعه — علی وجنتی خطواھناك یداومه

اس نقشہ پاک کو اپنے رخسارہ پر رکھکر جنبش دیتا ہوں — گویا اسے پہنے ہوئے میرے رخسارے پر چل رہے ہیں

ومن لی بوقع النعل فی حر وجنتی — لماشٍ علت فوق النجوم براجمه

آہ کون ایسی صورت کرے کہ وہ پای مبارک جو آسمان ہشتم کے ستاروں کی سرونہ پر بلند ہوئی انکی نعش مبارک چلنے میں میرے رخسارہ پر پڑے

ساجعله فوق الترائب عوذة — لقلبی لعل القلب یبرد حاجمه

میں نقشہ نعل مبارک کو اپنے سینہ پر لٹکا تعویذ بنا کر باندھوں گا — شاید دل کی سوزش کو آرام ہو اور چین پائے

واربط فوق الشؤن تمیمة — لجفنی لعل الجفن یرقاء ساجمه

اور میں اس نقشہ نعل مبارک کو اپنی آنکھوں کے لئے تعویذ بنا کر — باندھونگا شاید بہتی پلکیں رکیں

الا ابالی تمثال نعل محمد — لطاب احاذیه وقدس خادمه

میں تو تصویر نقش مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا باپ قربان — کیا اچھا ہے اس کا بنانے والا اور جو اس کی خدمت کرے سے پاک ہوجا

یود ھلال الافق لو انه ھو — یزاحمنا فی لثمه ونزاحمه

افق کا ہلال تمنا کرتا ہے کاش آسمان سے اتر کر اس نقشہ مبارک کے — بوسہ میں ہم اور وہ باہم مزاحمت کرتے

وغنّت باغصان الاراک حمائمہ	سلام علیہ کلما ھبت الصبا
اور جبتک درخت اراک کی ٹہنیوں پر کبوتر اس کی گائیں	اللہ تعالیٰ کا سلام آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جبتک باد صبا چلے

دلیل چوتھویں (۴) نیز مواھب میں ہے۔ من بعض ما ذکر من فضلھا

وجرب من نفعھا وبرکتھا ما ذکرہ ابو جعفر احمد بن عبد المجید

وکان شیخا صالحا ورعا قال حذوت ھذا المثال لبعض الطلبۃ

فجاءنی یوما فقال رایت البارحۃ من برکۃ ھذا النعل

عجبا اصاب زوجی وجع شدید کاد یھلکھا فجعلت النعل

علی موضع الوجع وقلت اللھم اشف ببرکۃ ھذہ النعل فشفاھا اللہ لحین

ترجمہ اس نعل مبارک کے نقشہ کے فضائل جو ذکر کئے گئے اور اس کے منافع و برکات جو تحریر میں آئے ان میں سے وہی جو شیخ صالح صاحب ورع و تقویٰ ابو جعفر احمد بن عبد المجید نے بیان فرمایا کہ میں نے نعل مقدس کی مثال اور تصویر اپنے بعضے شاگردوں کو بنا دی تھی ایک روز انہوں نے آکر کہا رات میں نے اس مثال مبارک کی عجیب برکت دیکھی میری بی بی کو سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گئی میں نے اس تصویر مبارک کو درد کی جگہ پر رکھکر یہ دعا کی کہ الٰہی اس کی برکت سے شفا دے اللہ جل شانہ نے فوراً شفا بخشی۔

دلیل پانچویں (۵) ایضاً قال العلامۃ القسطلانی

عن ابی اسحاق عن شیخ شیخہ ومما جرب من برکتہ
ان امسکہ عندہ متبرکا بہ کان امانًا لہ من
بغی البغاۃ وغلبۃ العداۃ وحرزا من کل شیطان مارد وعین
کل حاسد وان امسکہ الحامل بیمینھا وقد اشتد علیہا الطلق تیسر
امرھا بحول اللہ تعالیٰ وقوتہ **ترجمہ** نقشہ نعل مبارک کی آزمائی
ہوئی برکات سے ہے کہ جو شخص بہ نیت تبرک اسے اپنے پاس رکھے
ظالموں کے ظلم سے اور دشمنوں کے غلبہ سے امان پائے اور وہ نقشہ مبارک
ہر شیطان سرکش اور حاسد کی چشم زخم سے اس کی پناہ ہو جائے اور
عورت حاملہ شدت دردِ زہ میں اگر اسے اپنے داہنے ہاتھ میں لے بعنایت
الٰہی اس کا کام آسان ہو۔
دلیل چہارم ہیں اس نقشۂ نعل مبارک کے باب میں علمائے دین کی
کثیر تصنیفات و تالیفات ہیں منجملہ ان کے علامہ تلمسانی کی النفحات التبریۃ
فی وصف خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وسلم اور فتح المتعال فی مدح خیر النعال
مشاہیر سے ہیں۔ ان میں اور ان کے غیر میں عجائب فضائل وبرکات
دفع بلیات وقضائے حاجات جو اس نقشہ مبارکہ سے خود مشاہدہ کئے
اور سلف صالح ومعاصرین صالحین سے دیکھے کثیر مذکور ہیں جس کا جی چاہے
مطالعہ کرے اور جن علمائے دین نے نقشہ مبارکہ بنایا اور بنوایا اور تلامذہ کو

عطا فرمایا، اس سے تبرک کیا، اس کے مدائح لکھے، اس سے فیوض و برکات
حاصل کئے۔ سر آنکھوں پر رکھنے اور بوسے کی ترغیبیں دیں، احادیث کی طرح
اس کی روایات کا اہتمام فرمائے، اس قدر ہیں کہ ان کے نام مبارک کی
فہرست لکھی جائے تو دفتر طویل چاہیئے۔ انہیں علمائے محققین واساطین
شرع متین سے امام عبد اللہ بن عبد اللہ مدنی اجل تبع تابعین سے ہیں جو امام
مالک رضی اللہ عنہ کے بہنوئی اور حقیقی بھیجے اور اکابر علمائے مدینہ سے
ہیں از انجملہ امام حافظ الحدیث زین الدین عراقی علامہ ابن حجر عسقلانی کے
استاذ از انجملہ علامہ ابو ذرعراقی اور امام بلقینی اور امام سخاوی اور امام جلال الدین
سیوطی وغیرہم حفاظ حدیث اور ائمہ معتمدین ہیں جن کی جلالت شان و عظمت
اظہر من الشمس اور متفق علیہ اہل تحقیق ہے۔ **اقول** جب نقشہ نعل شریف کے
یہ فیوضات و برکات ہیں صرف تشابہ من وجہ کی وجہ سے اور شرف نسبت سے
تو موئے مبارک جو عین جزو ہے حضرت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسکے
برکات و فیوضات اور اس کے کرامات اور اس سے قضائی حاجات و دفع
بلیات کا کیا پوچھنا۔ اگر برکات و فیوضات اور کرامات و قضای حاجات
و دفع بلیات موئے مبارک سے جو وقوع میں آئے ہیں اور آتے ہیں کوئی لکھنا
چاہے تو احاطۂ تحریر میں ہرگز نہیں آسکتے نہ حیطہ تقریر میں ان کی گنجائش اور موجب
برکات ہونا اس کا تو خود تقریر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور تجربہ صحابہ

اور تقسیم حضور پرنور سے ثابت اور مبرہن ہو چکا فلا نطول الکلام باعادتہ

دلیل ستہ عشر وین یہاں تک جو ادلہ ہیں نے لکھے وہ موافق مسلک ارباب ظاہر کے۔ اور جو ارباب باطن ہیں ان کے واسطے ان ادلہ کی کچھ ضرورت نہیں ان پر برکات اور فیضان وانوار موئے مبارک کے آفتاب کی طرح بلکہ اس سے زائد روشن ہیں ۵

نہ ہے ناداں کہ او خورشید تاباں	بنور شمع جوید در بیاباں

یعنے انکے واسطے ان ادلہ سے اثبات ایسا ہے جیسے چراغ سے خورشید کو ڈھونڈھنا

آفتاب آمد دلیل آفتاب	گر دلیلت باید از وے رو متاب

دلیل اٹھارہ وین منکرین جو موئے مبارک کے تبرک اور اس کے فیض سے انکار کرتے ہیں۔ اور قائل ہیں اس کے عدم تبرک و عدم عظمت کے اس قول سے انہوں نے ساری امت اور سواد اعظم کو معاذ اللہ گمراہ جانا صحابہ و تابعین سے لیکر آج تک کے علمائے صالحین کو جو قائل ہیں موئے مبارک کے تبرک اور فیضان کے اور آیندہ اس قول سے اپنے خلف معتقدین کے سواد اعظم حق سے پھیرنے والے اور گمراہ کرنے والے ہیں اس سے انپر سخت خوف کفر کا عائد ہوگا شفاے قاضی عیاض میں ہے نقطع بتکفیر کل قائل قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے امت کو گمراہ ٹھرانیکی طرف راہ نکلے یا وہ اپنے زعم میں امت کو

گمراہ ٹھیراوے وہ یقیناً کافر ہے انتہی۔

دلیل اناسی (۷۹)۔ جو موئے مبارک سندی ہیں جس کے اسناد میں صالحین علما اور سادات فضلا اور اتقیا چلے آتے ہیں اور وہ شہرہ حد تواتر کو پہونچے ہیں ان کے انکار سے اور اس تبرک کو نہ ماننے سے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر معاذ اللہ تجویز کذب ہے۔ کما لایخفی اور کذب انبیا مطلقاً موجبات کفر سے ہے۔ بالاتفاق شفا میں ہے۔ من دان

بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمہ اولم یدعہا فھو کافر بالاجماع ترجمہ جو اللہ کی وحدانیت و نبوت کی حقانیت اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو با ایں ہمہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جانے اور ان کو ان کی بات میں کاذب مانے خواہ اپنے زعم میں اس میں کسی مذہب کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بلا اتفاق کافر ہے انتہی۔ نیز اسی میں ہے۔ قال ابو حنیفۃ واصحابہ علی اصلہم من کذب باحد من الانبیاء او تنقص احدا منہم او برئ منہ اوشک فی شئ من ذلک فھو مرتد۔

دلیل اسی (۸۰)۔ سابقاً مدارج النبوۃ اور شفا وغیرہ سے گذر چکا کہ موئے مبارک

اور جملہ آثار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم عین تعظیم حضرت معظم اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہے۔ پس موی مبارک یا کسی اثر کے آثار فیض انوار حضور سے تحقیر و استخفاف
و تنقیص و توہین معاذ اللہ خود حضور کی شان اعلیٰ واجل واعظم واکرم وافضل کی
تحقیر و استخفاف و تنقیص و توہین ہے۔ اور حضور کی تحقیر و توہین و استخفاف
بلا اختلاف کفر ہے۔ خواہ تصریحاً ہو یا تلویحاً اشارۃً و کنایۃً ہو یا صراحۃً و بہر
بہر حال کفر ہے بالاتفاق شفا شریف میں ہے۔ وکذلک

من اضاف الی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم تعمد الکذب
فیما بلغہ واخبر بہ او شک فی صدقہ او سبہ او استخف بہ
او باحد من الانبیاء او ازری علیہم او اذاھم فھو کافر باجماع

خلاصہ مطلب جو شخص ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
قصداً کذب کی نسبت کرے تبلیغ احکام شرعیہ میں یا آپ کے اخبار یعنے
خبر دینے میں یا آپ کے سچے ہونے میں شک کرے۔ یا آپ کو گالی دیوے
یا آپ کی تحقیر و توہین کرے۔ خواہ کسی نبی کی انبیا علیہم السلام سے یا انکی
حقارت و ذلت کی بات کرے۔ یلکھے یا ان کو ایذا دے تو وہ شخص بالاتفاق
کافر ہے۔ نیز شفا شریف میں ہے جمیع من سب النبی

صلی اللہ علیہ وسلم او عابہ او الحق بہ نقصا فی نفسہ
او نسبہ او دینہ او خصلۃ من خصالہ او عرض بہ

او شبہہ بشیٔ علی طریق السب لہ او الازراء علیہ

او التصغیر لشانہ او النقص منہ او العیب لہ فہو

سابٌّ لہ وحکمہ حکم السابّ یقتل ولا نستثنی

من فصول ھذا الباب علی ھذا القصد ولا نمتری

فیہ تصریحا کان تلویحا انتہی۔ علامہ محقق چلپی

حاشیہ شرح وقایہ میں لکھتے ہیں قد اجمعت الامۃ علی

ان الاستخفاف بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم

وبایّ نبیّ من الانبیاء کان کفرٌ سواء فعلہ

فاعل ذلک استحلالا ام فعلہ معتقدا بحرمۃ

لیس من العلماء خلاف فی ذلک والذین نقلوا

الاجماع فیہ وفی تفاصیلہ اکثر من ان یحصوا

انتہی حاصل ترجمہ تمام امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ تحقیر ہمارے نبی اکرم

حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یا کسی نبی کی انبیا علیہم السلام سے کفر ہے خواہ تحقیر

کرنے والا اس کو حلال جانے یا حرام بہر صورت کافر ہے۔ اس میں کسی

عالم کا علمائے دین سے خلاف نہیں اور جن محققین نے اس اجماع کو نقل

کیا ہے اور اس میں تفصیلی بات کی ہے۔ وہ بے شمار ہیں ان کا

احاطہ نہیں ہو سکتا۔ انتہت ترجمۃ مع ادنیٰ توضیح۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و اشرف بریتہ و احب مخلوقاتہ

واکرم موجوداتہ محمد و الہ وصحبہ بقدر حسنہ

وجمالہ وکمالہ وبارک

فیہا جدا وسلم تسلیما

کثیرا ابدا

ابدا



قصیدہ غرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بخشش رحمتِ ختم رسالت اس کو کہتے ہیں ۔ ہوئی ضامن ہماری خود کفالت اسکو کہتے ہیں

کیا محبوب حق نے یاد ہم کو ہم نہ تھے پیدا ۔ محبت اس کو کہتے ہیں عنایت اسکو کہتے ہیں

صحابہ کو ہمارے واسطے موئے مبارک دین ۔ امانت اس کو کہتے ہیں کرامت اسکو کہتے ہیں

حبیبِ کبریا واقف تھے اپنے دردوالوں سے ۔ یہ کی تسکینِ خاطر انکی شفقت اسکو کہتے ہیں

ہمارے واسطے اپنی نشانی دی صحابہ کو ۔ جدا ہوتا نہ دوروں پر عدالت اسکو کہتے ہیں

دلیل اس مدعا کی ہے بہت واضح اگر سنئے ۔ اسے کہتے ہیں برہان اور حجت اسکو کہتے ہیں

صحابہ کو ضرورت کچھ نہ تھی موئے مبارک کی ۔ حضوری انکو حاصل تھی سعادت اسکو کہتے ہیں

مگر محبوبِ حق اپنی محبت کے متوالوں کو ۔ نہ بھولا غائبانہ جوشِ الفت اسکو کہتے ہیں

لہٰذا معرفت اصحاب کے ہم دور والوں کو ۔ عطیہ اپنا بھیجا عام رحمت اسکو کہتے ہیں

یہ ہے محبوب کی اپنی نشانی اے مسلمانو ۔ حقیقی دو جہاں کی اصل دولت اسکو کہتے ہیں

یہ جزو اس کل کا ہے عالم میں جو کل کے لئے کل ہی ۔ لقائے جزو سے کل کی زیارت اسکو کہتے ہیں

زہے قسمت ہماری ہم مشرف اس لقا سے ہیں ۔ یہ صورت ہے حقیقت میں حقیقت اسکو کہتے ہیں

صراحت سے یہ فرمایا کہ ہم مشتاق ہیں ان کے
مبارک اسے زیارت کرنیوالو موئے اقدس کی
جو آنکھیں ہوں سر ہو فرق اس میں ہو نہیں سکتا
اگر ہر موئے تن میں سو زبان ہو شکر کی خاطر
جو قانون محبت سے ہیں واقف یہ وہی سمجھیں

یہ پیارے کی قسم جوش محبت اسکو کہتے ہیں
بصیرت ہو اگر حضرتؐ کی رویت اسکو کہتے ہیں
خدائے پاک کا فضل وہدایت اسکو کہتے ہیں
ادا ہر گز نہ ہو شکر اس کا نعمت اسکو کہتے ہیں
حضوری میں جو غیبت ہو تو غیبت اسکو کہتے ہیں

نظر میں خواجۂ عالم ہے خواجہ کی عنایت سے
جو ہو انکار منکر کو شقاوت اس کو کہتے ہیں

دل مخلص خزانہ ہے عجائب فیض و برکت کا
نصیبے کی سعادت حسن قسمت اسکو کہتے ہیں

تمت



غلط نامہ شعائر اللہ

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۸	دبدن	وایدن	۱۶	۱۹	۱۳	جب اسپر	جب
۲	۴	۹	اینا	آمینا	۱۷	۲۱	۱	نقلا	نقلا
۳	۵	۱۴	برکت	ببرکت	۱۸	〃	۸	جب سراپائے	پس سراپائے
۴	۸	۱۰	ثبوت	ثبیوت	۱۹	〃	۱۱	مغلوم	مقلوم
۵	〃	۱۱	دالمغازی	والمغازی	۲۰	۲۲	۱	شیخ چلی	شیخ چلی
۶	〃	〃	فی الدارج	فی المدارج	۲۱	〃	۵	اسکا انکا	اسکا انکار
۷	۹	۱۰	نشودردستہا	نشوددردستہا	۲۲	〃	۱۴	گردلیت	گردلیلت
۸	〃	۱۵	ازنل	وازنل	۲۳	۲۳	۱۳	اوردوزح	اوردوزخ
۹	۱۴	۶	اسکاموئے	اسکےموئے	۲۴	〃	۱۷	انصاف	انصاف کی
۱۰	۱۶	〃	محت	محبت	۲۵	۲۴	۵	باب	باپ
۱۱	۱۷	۱۴	ومامی	وامامی	۲۶	〃	۱۷	حنی	حتیٰ
۱۲	〃	۱۵	نشری	بشری	۲۷	۴۹	۱۰	بوزنہ	بوزینہ
۱۳	〃	۷	دجبی نورا	وجبی نورا	۲۸	۵۳	حاشیہ	ابے	اے
۱۴	۱۷	۱۵	ایدی سورا	ایدی نورا	۲۹	۵۸	۱۵	تکفر	تکفیر
۱۵	۱۸	۱۱	کہ	نیز	۳۰	۵۹	۴	اس تبرک	اسکے تبرک

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	فن	تعداد صفحات	قیمت	کیفیت
۷	حکمت بالغہ جلد دوم	مولوی احمد کرم صاحب پاکپٹی	علم کلام	۶۱۶	۸؍	قرآن کلام الٰہی ہونے کا ثبوت اور مخالفین کے شبہات کے جواب
۸	؍؍ جلد سوم	؍؍	؍؍	۱۷۱	۷؍	؍؍
۹	السمع الاسمع عربی	؍؍	خطبہ	۲۰	۱۰ پائی	نہایت فصیح و بلیغ بے نقط عربی خطبے۔
۱۰	سرمایۂ نجات	مولوی محمد عبد الحفیظ صاحب [illegible]	فقہ	۹۶	۲؍۳	مسائل ضروریہ ارکان اسلام و مسائل فقہیہ صوم و صلوٰۃ۔
۱۱	نقشۂ انوار الفرائض	مولوی شیخ الدین صاحب [illegible]	فرائض	۰	۳؍	ترکہ میت کی تقسیم مذہب اسلام و شاستر ہنود کے موافق
۱۲	نقشہائے فقہ اردو	مولوی عبید اللہ صاحب [illegible] فاضل	فقہ	۵۰	۳؍	وضو و نماز کے شرائط و فرائض و واجبات و مفسدات و مکروہات وغیرہ۔
۱۳	خطبہ میلاد النبی اردو	مولوی سجاد مرزا بیگ صاحب	خطبہ	۴۴	۳؍	مختصر حالات پیدائش آنحضرت
۱۴	العروۃ الوثقیٰ عربی	مولوی سید غلام [illegible] صاحب مہاجر۔	میلاد و تعظیم	۱۴۴	۵؍	رویت اور فضیلت قدم نبوی و محفل میلاد۔
۱۵	الوسیلۃ العظمیٰ ؍؍	۰	۰	۱۳۶	۴؍	جواز قیام وقت ذکر ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
۱۶	زاد السبیل الی دار الخلیل اردو	مولوی سعد اللہ صاحب	مناسک حج و عمرہ	۱۳۷	۴؍	مناسک حج و عمرہ و ممنوعات و مکروہات احرام کا بیان۔
۱۷	اعلم التجرید اردو	مولوی سلامت اللہ صاحب	تجوید	۴۴	۱؍۶	قراءت قرآن کا مدلل ثبوت و قواعد تجوید کا بیان۔
۱۸	رفع الحجاب عن مسئلۃ الخضاب	؍؍	مسئلہ خضاب	۳۲	۲؍	مسئلۃ الاخضاب جائز ہونے کا ثبوت
۱۹	شعائر اللہ فی اثبات فضائل شعر رسول اللہ	؍؍	آثار و موئی مبارک	۶۰	۳؍	موئے مبارک و آثار شریفہ کی زیارت کا ثبوت۔

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	فن	تعداد صفحات	قیمت	کیفیت
۲۰	سخاوت الشرافت اُردو	مولوی سلامت اللہ صاحب	اخلاق	(۴۰)	۱ر۶	آہستہ اور پکار کر ذکر کرنیکا ثبوت -
۲۱	سفرنامہ حرمین شریفین اردو	مولوی محی الدین حسین صاحب یلی	سفرنامہ حج	۲۲۳	۱۲ر۳	حرمین شریفین واحکام حج وغیرہ واسفار بری وبحری کا کی سہولت کے بیانات
۲۲	احسن التوضیح فی مسئلۃ التراویح	مولوی مشتاق احمد صاحب انبیٹھوی	فقہ	۳۲	۱ر۳	تراویح کے بیس رکعت کا ثبوت بایراد ادلۃ السواطعۃ -
۲۳	تحقیق مسح الجوربین فارسی	″	″	۲۴	۱ر	پاتتابوں پر مسح کرنیکی تحقیق -
۲۴	فیصلہ شاہ صاحب دہلوی رح اردو	″	تصوف	۲۶	۱ر	وحدۃ الوجود کے حق ہونے پر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رح کا مدلل فیصلہ -
۲۵	ثبوت ذکر جہر اردو	″	فقہ	۱۰	۶	بلند آواز سے ذکر کرنیکا ثبوت -
۲۶	تحفۃ السالکین اردو	″	سلوک	۲۴	۱ر	صوفیوں کے ذکر وشغل وغیرہ کی ترجیح
۲۷	تفسیر سورۃ اعلیٰ فارسی	″	تفسیر	۲۴	۱ر	سورۂ اعلیٰ کی مفید تفسیر
۲۸	الدلیل الاظہر اردو	″	فقہ	۱۰	۶	کلوخ استنجا کا ثبوت -
۲۹	فتاوائے نظامیہ جلد اول	مولوی رکن الدین صاحب مفتی مدرسہ نظامیہ	مسائل دینیہ	۲۱۶	۱۰	مسائل حنفیہ کا مفید مجموعہ
۳۰	خیر المواعظ جلد اول	مولانا مولوی ثناخان صاحب ٹہنیگی رح	مواعظ و نصائح	۶۶۰	[illegible]	اوامر ونواہی صحیح حدیثوں سے نہایت نیک کئے گئے ہیں -
۳۱	اصطلاحات الصوفیہ عربی	علامہ کمال الدین ابوالغنائم عبدالرزاق کاشی -	تصوف	۱۶۸	۵ر۶	صوفیوں کے اصطلاحات نہایت مفید -
۳۲	مذہب منصور	مولوی منصور علی خاں صاحب مدرس مدرسہ طبیہ آصفیہ	اتباع سنت	۳۴۴	۱۲ر	ہدایت اتباع سنت واجتناب از بدعت

المعلن

حافظ محمد ولی الدین مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم حیدرآباد دکن